فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ (القرآن)

مُحدِّث

اسلامک

مُدیر: حافظ عبدالرحمن مدنی

مدرسہ رحمانیہ (رجسٹرڈ) گارڈن ٹاؤن ○ لاہور (۱۶)

ماہنامہ محدث لاہور

ماہنامہ 'محدث' لاہور کا اجمالی تعارُف

مُدیر اعلیٰ: حافظ عبدالرحمٰن مدنی   **مُدیر:** ڈاکٹر حافظ حسن مدنی

ماہنامہ 'محدث' لاہور، ہندوستان سے نکلنے والے ایک رسالے کی ہی ارتقائی شکل ہے۔ جامعہ رحمانیہ دہلی سے نکلنے والے رسالے - جس کا نام محدث تھا- کو پروان چڑھاتے ہوئے تقسیمِ ہند کے بعد دوبارہ ماہنامہ 'محدث' لاہور کے نام سے پاکستان میں معروف عالم دین ودانشور حافظ عبدالرحمٰن مدنی حفظہ اللہ نے اس کا اِجراء کیا۔ یہ تحقیقی رسالہ ۱۹۷۰ء سے اب تک کامیابی وکامرانی سے شائع ہورہا ہے، وللہ الحمد!

محدث کی علمی پہچان کے حوالے سے اتنا ہی کافی ہے کہ یہ ہر صاحبِ علم وفضل کی ضرورت بن چکا ہے کیونکہ اس کے مضامین جدید فکر کے حامل اور ملحدانہ افکار کیلئے شمشیرِ بے نیام کی حیثیت رکھتے ہیں۔

گھر بیٹھے 'محدث' وصول کیجئے!

قارئین کرام! گھر بیٹھے محدث حاصل کرنے کیلئے درج ذیل طریقہ کار اختیار کریں!

فی شمارہ: ۲۰روپے   زرِ سالانہ: ۲۰۰روپے بیرون ملک: ۲۰ڈالر

بذریعہ منی آرڈر/ بینک ڈرافٹ ۲۰۰ روپے بھیج کر سال بھر گھر بیٹھے محدث وصول کریں اور علمی و تحقیقی مضامین سے استفادہ کریں۔   ایڈریس: ماہنامہ محدث، ۹۹ جے، ماڈل ٹاؤن، لاہور ۵۴۷۰۰

فون نمبر: 042 - 3586639 / 35866476   موبائل: 0305 - 4600861

انٹرنیٹ پر محدث پڑھنے اور ڈاؤن لوڈ کرنے کیلئے درج ذیل ویب سائٹ دیکھئے!

www.kitabosunnat.com __   www.mohaddis.com

مزید تفصیلات کیلئے: webmaster@kitabosunnat.com

اجرائے مُحدث کے مقاصد

☜ عناد اور تعصّب قوم کیلئے زہر ہلاہل کی حیثیت رکھتے ہیں!

لیکن تعصّبات سے بالاتر رہ کر افہام و تفہیم اُمت کیلئے رحمت کا باعث ہے۔

☜ علومِ جدیدہ سے ناواقفیت اور انکار، انسانی ارتقاء کو تسلیم کرنے میں بخل کا درجہ رکھتے ہیں!

لیکن قدیم علومِ اسلامیہ کو فرسودہ قرار دینا اور مذہبی روایات کے حاملین کو دَقیانوس بتانا اُمت کی تباہی کا سبب ہے۔

☜ غیر مذاہب کے بارے میں معاندانہ رویہ اختیار کرنا اسلامی اَقدار کے منافی ہے!

لیکن دینِ اسلام پر غیر مذاہب کے حملوں کا دفاع نہ کرنا اور اسلام کی تبلیغ کا فریضہ سر انجام نہ دینا حمیت دینی اور غیرتِ اسلامی سے یکسر انحراف ہے۔

☜ تبلیغ دین اور اشاعت اسلام میں حکمتِ عملی کو نظر انداز کر دینا مصالح دینیہ کے خلاف ہے!

لیکن حلال اور حرام کے امتیاز میں رَواداری برتنا اور قوانین و مسائل اسلامیہ کو نرم کر دینا اسلامی روح کو کمزور کر دینے کے مترادف ہے۔

☜ آئین و سیاست سے بیگانہ ہر کر عبادت کیلئے گوشہ نشین ہو جانا زندگی سے فرار ہے!

لیکن جدا ہو دین سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی۔

☜ جاہل کو دور ہی سے سلام کر دینا عبادِ صالحین کے اَوصاف میں داخل ہے!

لیکن جاہلیت کو مٹانا اور باطل کا تعاقب کرنا عین جہاد ہے۔

اگر آپ ایسا منصفانہ اور معتدلانہ رویہ پسند کرتے ہیں تو

ماہنامہ **محدّث** لاہور

کا مطالعہ فرمایئے، آپ اس کو ان جملہ صفات و محاسن سے مزین پائیں گے، ان شاء اللہ!

کیونکہ اس کے مضامین اسی مخصوص طرزِ فکر کے حامل ہوتے ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

ملتِ اسلامیہ کا علمی اور اصلاحی مجلّہ

ماہنامہ **محدّث** لاہور

(فون) صدر دفتر: ۸۰۵۵۰ | ذیلی دفتر: ۵۴۸۷۳

جلد ۲	ذوالقعدۃ والحجۃ ۱۳۹۲ھ دسمبر ۱۹۷۲ء	عدد ۱۲

مدیر: حافظ عبدالرحمٰن مدنی

معاونین: عبدالسلام مدنی، عبدالغفار اثر

مجلس التحریر

حافظ ثناء اللہ خاں، بی اے (آنرز) ایم اے (عربی، اسلامیات)
چودھری عبدالحفیظ، ایم۔ اے (عربی، اسلامیات)
حافظ سیف الرحمٰن، بی۔ اے، فاضل عربی (او۔ ٹی)
مولانا عزیز زبیدی
مولانا عبدالرحمٰن عاجز مالیرکوٹلی

مجلس التحقیق الاسلامی

ناشر: حافظ عبدالرحمٰن مدنی طابع: چودھری رشید احمد مطبع: مکتبہ جدید پریس، ۴۔ شارع فاطمہ جناح، لاہور

زرِ سالانہ: دس روپے فی مجلّہ: ۹۰ پیسے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

۱۔	فکر و نظر		۳
۲۔	مدینہ منورہ (نظم)	جناب عبدالرحمٰن عاجز	۱۰
۳۔	قربانی کی مشروعیت اور منکرین سنت کا موقف	حافظ محمد ابراہیم کمیرپوری	۱۱
۴۔	پیدائش بتکدہ میں فطرت بت شکن	مولانا عزیز زبیدی	۲۵
۵۔	حضرت مولانا حافظ عبدالرحیم صاحب کلاچی والے	قاری فیوض الرحمٰن ایم اے	۳۳
۶۔	تعارف و تبصرہ کتب	جناب ابو شاہد	۴۸

اشاعت میں تاخیر!

شمارہ ہذا کے لیے ہمارے قارئین کو انتظار کی بہت زیادہ زحمت اٹھانی پڑی جس کا ہمیں افسوس ہے۔ تاخیر کی ناگزیر وجوہات میں سب سے اہم تو کاغذ کی ہوشربا گرانی بلکہ نایابی تھی جیسا کہ قارئین روزناموں میں بھی ناشرین اور طباعت کی صنعت سے متعلقین کا "واویلا" پڑھ چکے ہوں گے۔ اخباری کاغذ پر تو پہلے ہی کنٹرول ہے اور اب سفید کاغذ کی قلت کا ان جرائد پر شدید اثر ہوا ہے جو مستقل سفید کاغذ پر چھپتے ہیں۔ کئی رسالوں نے مجبور ہو کر مختلف قسم کے کاغذ استعمال کیے لیکن ہماری طبع پر یہ بات گراں گزرتی تھی جبکہ ریٹ گھٹیا کاغذ کے بھی تقریباً وہی تھے ——— اور پھر ہم تو یہ شمارہ (جلد کا آخری شمارہ ہونے کی حیثیت سے) خاص نمبر کی صورت میں شائع کرنے کا پروگرام بنائے بیٹھے تھے۔ لیکن گرانی کے سبب سے [illegible] اشاعت ملتوی کرنا پڑی۔ اب بھی ہمیں کاغذ بڑی مشکل سے ۱۰۴ روپے فی رم کے حساب سے دستیاب ہوا ہے اور ہم نے یہ کڑوا گھونٹ ہی جام شیریں سمجھ کر پی لیا ہے۔

اس تاخیر کی آئندہ اشاعتوں پر اثر اندازی سے بچنے کے لیے، ہم نے اس شمارہ پر جہاں عیسوی سال کے حساب سے محدث کی جلد ختم کی ہے، وہاں ذوالحجہ کو بھی ساتھ شامل کر کے ہجری سال بھی ختم شمار کر لیا ہے۔ آئندہ جلد (۳) محرم الحرام ۱۳۹۳ھ سے شروع ہوگی ——— (ان شاء اللہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فکر و نظر

ہمارے محترم صدر

انٹرویو کم دیں تقریریں بہت کم کیا کریں

ملکی صدارت کا منصب بہت اہم ذمہ داری ہے، صدرِ مملکت کا ایک ایک حرف، اس کا ایک ایک جملہ اور اس کی ایک ایک بات، مملکت کی پالیسی کی جان، ملکی دستور کی روح، ملک کے لیے ایک قانون، قوم کی ایک تاریخ اور اس کے لیے ایک لائحہ عمل کا درجہ رکھتی ہے۔ جہاں وہ عوام کے قریب ہوتا ہے وہاں اس کا رہبر و رہنما بھی ملکی مفاد میں ہوتا ہے۔

صدر بھٹو کے آئے دن جو انٹرویو آتے رہتے ہیں اور ان کی تقریروں کا جو طوفانی سلسلہ شروع رہتا ہے، اس کی وجہ سے بعض اوقات وہ تضاد اور جذبات کا شکار ہو جاتے ہیں، بہت سی باتیں جو نہیں کہنا چاہییں کہہ جاتے ہیں۔ مقام و مرتبہ کے اعتبار سے جو رکھ رکھاؤ مناسب ہوتا ہے، اس کا رنگ پھیکا پڑ جاتا ہے۔ دنیا کے لیے جہاں ان کی زندگی ایک "کھلی کتاب" ہوتی ہے وہاں وہ ایک پُرکشش اور دلچسپ "سراپا راز" بھی ہوتی ہے۔ گو باتیں سب صحیح ہوتی ہوں تاہم ہر صحیح بات کہہ ڈالنے کے لیے بھی نہیں ہوتی۔ اس لیے ہم اپنے صدرِ محترم جناب بھٹو سے یہ دردمندانہ اپیل کرتے ہیں کہ وہ ——————

دنیا کو انٹرویو کم دیا کریں اور تقریریں بہت کم کیا کریں —— اتنے ارزاں نہ ہوں کہ بھاؤ اپنا وزن بھی کھو دے۔ جہاں عوام سے رابطہ ایک عوامی ضرورت ہوتی ہے وہاں "کم آمیزی" بجائے خود عوامی مفاد میں ہوتی ہے۔ صدر بھٹو نے اب تک جو انٹرویو دیے، تقریریں کیں اور دربار لگائے ہیں، عموماً عوام نے ان سے جو تاثر لیا، یہ ہے کہ صدرِ مملکت ضرورت سے زیادہ "فاش" ہو جاتے ہیں اور بالکل یوں جیسے کسی کا بھرم کھل گیا ہو۔ اس لیے جتنی بار ان کی تقریریں آئی ہیں ان سے عوامی بے چینیوں میں اضافہ ہوا ہے، کمی نہیں ہوئی اور بیرونی دنیا ان سے صرف محظوظ ہوئی ہے، مطالعہ کی ضرورت محسوس نہیں کی۔

گو ہماری یہ باتیں کچھ دوستوں کو ناگوار گزریں گی لیکن کیا کیا جائے، ہمیں ملکی مفاد، قومی وقار اور ملی مستقبل اسی بات میں نظر آتا ہے کہ صدرِ مملکت اتنے "بے حجابانہ" آگے نہ بڑھیں کہ دنیا محض تماشا سمجھے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲)

پاکستان جمہوری پارٹی شہر لاہور کے زیرِ اہتمام لاہور میں ایک جلسۂ عام ہوا جس میں پی۔ڈی۔پی کے رہنماؤں نے تقریریں کرتے ہوئے کہا کہ:

"صدر بھٹو نے عوام یا قومی اسمبلی سے رجوع کیے بغیر اقوامِ متحدہ میں اپنے نمائندے کے ذریعے بنگلہ دیش کو تسلیم کرنے کا وعدہ کر لیا ہے جو کہ ان کی جمہوریت پر عدمِ یقین کی ایک مثال ہے۔ حالانکہ بنگلہ دیش کو پورے مغربی پاکستان کے عوام اور ان کی قومی اسمبلی بھی تسلیم کرنے کی مجاز نہیں ہے۔"

نائب صدر جمہوری پارٹی رانا نذر الرحمٰن نے صدر بھٹو اور پیپلز پارٹی پر جو تبصرہ کیا ہے، وہ کافی جاندار اور وزنی ہے، انہوں نے کہا:

جناب بھٹو اور ان کی پارٹی نے یہ اعلان کیا تھا کہ ہمارا دین اسلام ہے، ہماری سیاست جمہوریت ہے اور ہماری معیشت سوشلزم ہے، ہم لوگوں کو روٹی، کپڑا اور مکان دیں گے اور انسانی شرف اور مساوات پر مبنی ایک نیا معاشرہ قائم کریں گے۔ اقتدار سنبھالے انہیں ایک سال کا عرصہ ہو گیا ہے ——— اور جہاں تک ان کے اسلام پر عمل پیرا ہونے کا تعلق ہے پوری قوم کے مطالبہ کے باوجود شراب، جوئے اور دوسری خلافِ شرع باتوں پر پابندی نہیں لگائی گئی۔

جمہوریت نوازی کا یہ عالم ہے کہ نہ صرف حزبِ اختلاف کے رہنماؤں اور کارکنوں کے خلاف جھوٹے مقدمات قائم کیے گئے بلکہ ان کی اپنی پارٹی میں اختلاف کرنے والوں کو بھی نہیں بخشا گیا...... پیپلز پارٹی نے حزبِ اختلاف کے جلسوں میں گڑبڑ کا رواج ڈالا تھا لیکن ان کا خمیازہ اب انہیں خود بھگتنا پڑ رہا ہے...... چنانچہ اب صدر بھٹو دوسروں کو مخالفانہ رائے تحمل کے ساتھ سننے کا سبق دے رہے ہیں۔

سوشلزم کی حالت یہ ہے کہ صنعتکاروں اور مزدوروں، دونوں کو متضاد باتوں سے خوش کیا جا رہا ہے۔ چینی، آٹا، چاول اور دوسری ضروریاتِ زندگی کی قیمتیں جتنی اب ہیں، اتنی کبھی نہ تھیں۔" انہوں نے الزام لگایا کہ ٹریڈنگ کارپوریشن نے جتنی چینی درآمد کی ہے وہ پارٹی کے ارکانِ اسمبلی چور بازاری میں فروخت کر رہے ہیں اسی طرح ہزار دالیسے کارکنوں کو ڈپو بخشے گئے ہیں جو بوگس راشن کارڈوں پر چینی کی بلیک کر رہے ہیں "نوائے وقت ۱۴ دسمبر

جمہوری پارٹی کے رہنماؤں نے صدر بھٹو اور ان کی پارٹی پر جو الزامات عائد کیے ہیں وہ صرف پی۔ڈی۔پی کی طرف سے نہیں عائد کیے جا رہے بلکہ پورے ملک کے عوام کو ان سے یہ شکوہ ہے۔ یہاں تک کہ خود پارٹی کا باضمیر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنصر بھی یہی الزامات عائد کر رہا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ صدر بھٹو کی قیادت میں جو لوگ آئے ہیں، ان میں سیاسی شعور رکھنے والے باضمیر لوگوں کی بہت کمی ہے۔ بلکہ اب جو ملکی سیاسیات کے وارث بن گئے ہیں، ان کا اپنا کوئی سیاسی ماضی بھی نہیں ہے اس لیے آج وہ قوم کی سیاسیات پر بوجھ بن رہے ہیں۔ چنانچہ صدر بھٹو اس میدان میں نہ صرف تنہا رہ گئے ہیں بلکہ ان کی وجہ سے بدنام بھی ہو رہے ہیں۔ ہم نے پیپلز پارٹی کے تانے بانے سے یہ محسوس کیا ہے کہ ملک کے جس باضمیر طبقے نے مسٹر بھٹو اور مسٹر مجیب کی قیادت میں چلنے سے انکار کیا تھا وہ کافی معنی خیز تلمیح کی حیثیت رکھتا ہے اور بعد کے حالات نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ پاکستان کے باہوش، باوضع اور باضمیر لوگوں کو اپنے اعتماد میں لینے میں ان دونوں رہنماؤں کی ناکامی دراصل انہی معنی خیز تلمیحات کی صداقت کی دلیل ہے جن کی بنا پر ملک کے ہوش مند لوگوں نے ان سے اپنی برارت کا اظہار کیا تھا۔ بہرحال ان دونوں کی قیادت ملک کے لیے بابرکت ثابت نہیں ہوئی۔ ـــــــ

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا

بنگلہ دیش کا فتنہ اتنا منحوس نکلا ہے کہ ہمارے ملک کے دو ٹکڑے کر کے بھی ہمارا پیچھا نہیں چھوڑ رہا۔ اس منحوس کے وجود کی نحوست کی دلیل اس سے زیادہ اور کیا ہو سکتی ہے کہ اس کا منحوس تصور ہمارے ملک کے اندر بھی وسیع تر انتشار، بداعتمادی اور انتہائی ذلت آمیز خلفشار کا باعث بن رہا ہے۔

ہمیں یہ دیکھ کر صدمہ ہوتا ہے کہ صدر بھٹو عموماً جو فیصلے کرتے ہیں، عوام کو اعتماد میں لیے بغیر "ما حضر احول" کی ترنگ میں آکر، کر آتے ہیں۔ صدرِ مملکت کو اتنا "دل پھینک" نہیں ہونا چاہیے۔ سوچ بچار اور صبر و تحمل کے ساتھ پیش آمدہ صورتِ حال کا جائزہ لینا، ان کا بنیادی طرزِ تعامل ہونا چاہیے۔ دنیا کے اور بھی صدر مملکت ہیں ہم دیکھتے ہیں، وہ تو اس قدر "بے قابو" نہیں رہتے۔

باقی رہی یہ بات کہ پورا مغربی پاکستان اور اس کی قومی اسمبلی بھی اس کی مجاز نہیں کہ تنہا وہ بنگلہ دیش کے بارے میں کوئی فیصلہ داغے تو یہ بالکل بجا ہے کیونکہ اس سلسلہ میں مشرقی پاکستانی بھائیوں سے بھی مشورہ ضروری ہے وہ بھی اس معاملہ میں ہمارے ساتھ برابر کے شریک ہیں۔ انہوں نے مجیب کو اس غرض کے لیے قطعاً ووٹ نہیں دیے تھے کہ وہ متحدہ پاکستان کو خیرباد کہدیں۔

○

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳)

تخلیقِ پاکستان کے جو اسباب وعلل اور محرکات تھے انہیں صرف وہی لوگ ملحوظ رکھ سکتے تھے اور وہی ان کا احترام بھی کر سکتے تھے جنہوں نے اپنی قیمتی مساعی اور قوتیں اس کے قیام میں صرف کیں مگر خدا کو کچھ منظور ہی ایسا تھا، وہ یکے بعد دیگرے اٹھتے چلے گئے، یہاں تک کہ میدان خالی رہ گیا۔ بعد میں پاکستان کے جو وارث بنے وہ نہ صرف نااہل تھے بلکہ بدنیت بھی تھے۔ اس لیے انہوں نے ملک کو انہی بنیادوں پر تعمیر کرنے کے بجائے اس پہ اپنے نجی اغراض کے محل تعمیر کیے، اسے کاروبارِ سیاست کی منڈی بنایا اور سیاسی سٹہ بازی کے ذریعے نہایت ڈھٹائی کے ساتھ پاکستان کے مستقبل کو ہار آئے۔

آج کل پاکستان کے مختلف حصوں میں اس کے جو وارث بنے ہیں اور اس کی باگ ڈور سیاست جن کے اشارۂ ابرو کے ساتھ وابستہ ہو کر رہ گئی ہے۔ عموماً وہ لوگ ہیں جو پاکستان کے نام سے بہت چڑتے تھے جہاں یہ صورتِ حال ہو وہاں اس پاکستان کا کیا بھلا ہو سکتا ہے۔

اس کے علاوہ ان میں وہ لوگ بھی آ دھمکے ہیں جو قیامِ پاکستان کے سلسلہ میں خالی الذہن تھے مگر اپنی افتادِ طبع اور خاندانی اثرات کی وجہ سے اس کے بارے میں کچھ زیادہ سنجیدہ اور مخلص بھی نہ تھے۔ بس اس سے ان کو اتنا تعلق تھا کہ ان کو ان کا حصہ ملنا چاہیئے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے فرضی اور جعلی حق اور حصہ کے لیے جدوجہد شروع کی اور کرتے آ رہے ہیں ——— اور غالباً کرتے ہی چلے جائیں گے۔ اس لیے ملک کے ایک گوشے میں کبھی یہ آواز اٹھتی ہے کہ پاکستان مزدوروں کے مفاد کے تحفظ کے لیے بنا تھا۔ لہٰذا مزدوروں کو اٹھ کھڑا ہونا چاہیئے تو دوسرے گوشے سے یہ صدا بلند ہوتی ہے کہ پاکستان کے قیام سے غرض صرف صوبائی مفاد اور خود مختاری تھی، کوئی بولا، دراصل یہ ایک نئے تجربہ کی کوشش تھی جو ناکام ہو گئی کیونکہ زمانہ مذہب اور دین کے تصور سے کافی آگے نکل گیا ہے لہٰذا ملک میں اسلامی بنیادیں مہیا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں رہی۔ الغرض ان سب مکروہ نعروں سے اُن کی غرض ان کی آڑ میں سیاسی کھیل کھیلنا تھی۔ جیسا جس سے بن پڑا وہی داؤ استعمال کیا ——— بہرحال ابھی تک تو ملک کے یہ بدخواہ ہر جگہ کامیاب ہیں اور ملک پر جو خفیاں ٹوٹ رہی ہیں وہ محض انہی کی "شامتِ اعمال" کا نتیجہ ہیں۔ لیکن ان لوگوں کو سمجھنے میں شاید عوام کو ابھی اور وقت لگے گا اور جب سمجھ آ جائے گی اس وقت تیر کمان سے نکل چکا ہو گا۔ ابھی تو ان کی بے پرواہی کا وہ عالم ہے جس کا کسی شاعر نے یوں نقشہ کھینچا تھا ؎

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے نیازی حد سے گزری بندہ پرور کب تلک
ہم کہیں گے حالِ دل اور آپ فرمائیں گے کیا ؟

بہر حال قوم اور اسلام کے بہی خواہ اپنے عوام کو جھنجھوڑتے ہوئے زبانِ حال سے یہ کہے جا رہے ہیں ؎

ہم نے مانا کہ تغافل نہ کرو گے لیکن !
خاک ہو جائیں گے ہم، تم کو خبر ہونے تک

(۴)

بنگلہ دیش ہم سے ٹوٹ کر بھی ہمارے لیے عذاب بنا ہوا ہے۔ بنگلہ دیش ملّتِ پاکستانیہ کے افتراق و انتشار کا نشان ہے، اب تو اس کے نام میں بھی یہ تاثیر ہے کہ جہاں لیا جاتا ہے وہاں بھی افتراق و انتشار کے دیو دندنانے لگ جاتے ہیں۔ بالکل یہی کیفیت ہمارے ملک کی ہے۔ بنگلہ دیش دفع ہوا ہے تو دفع کرو، اسے مان کر کیا لینا ہے اگر پھر جُڑ جانے کی توقع ہے تو پھر اسے مان کر ہمیشہ کے لیے کیوں اپنے سے جدا کرنے ہو ــــــ و مناؤ بتدریج قریب ہونے کے لیے وسائل ڈھونڈو، ایک دوسرے کے سلسلہ میں جو غلط فہمیاں پیدا ہو گئی ہیں انہیں دور کرو، اگر ہو سکے تو ان رکاوٹوں کو ہٹانے کی کوشش کرو، جو ہمارے افتراق کا سبب بنیں اور ہمارے تعلقات کو مزید کشیدہ کرنے کا موجب ہو رہی ہیں۔

ہمارے نزدیک بانیٔ پاکستان جناب محمد علی جناح مرحوم کے "پاکستان" کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے کا سبب وہ کوتاہی ہے جو پاکستان کو "موعود پاکستان" میں تبدیل کرنے میں اختیار کی گئی۔ بعد میں یہ وراثت نااہل بچھو کردوں کے ہاتھ میں آئی۔ جس کو انہوں نے اپنے اقتدار اور زور بازو کے لیے تختۂ مشق بنایا۔ ملک اور ملّت کی کچھ شرم نہ رکھی۔ غیر اسلامی ذہن کے لوگ آگے بڑھے، ناخواندہ عوام نے انہی کو نجات دہندہ تصور کر لیا اور بالآخر یہ اندھیر ان کو لے ڈوبا۔

حالیہ المیہ کے ذمہ دار حضرات اگر ملّتِ اسلامیہ کی قیادت سے رضاکارانہ طور پر الگ ہو جائیں تو یقین کیجئے یہ دونوں بازو پھر سے متحد ہو سکتے ہیں۔ مگر اتنا ایثار کون کرے۔؟ "جس میں چنگاری ڈالی بی جمالو الگ کھڑی" ایک مشہور کہاوت ہے جس نے اب مجلس بدل لیا ہے۔ اسے اب کون پہچانے ؟

ہماری موجودہ قیادت جس سے ہمیں توقعات تھیں، وہ اب ہماری توقعات پر بھاری بنتی جا رہی ہے۔ خاص کر یہ دیکھ کر کہ ان کو معلوم ہی نہیں کہ خواجگی کیا شئے ہے ؟ بہت دکھ ہوتا ہے۔ غالباً اقبال مرحوم نے انہی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے متعلق یہ بات کہی تھی کہ ؎

خدا نے ان کو عطا کی ہے خواجگی کہ جنہیں
خبر نہیں روشِ بندہ پروری کیا ہے!

صدرِ محترم ہوں یا ان کے دوسرے دست و بازو، ان کے منہ سے خیر کا کلمہ مشکل سے ہی نکلتا ہے۔ اب وہ اس موڈ میں ہیں کہ قوم پر اپنی رائے مسلط کریں اور اتنا ہراس پیدا کریں کہ ہزار بے چینیوں کے باوجود لوگ دبکے پڑے رہیں اور چوں کرنے کا حوصلہ بھی نہ کر سکیں۔

غور فرمائیں کہ حکومت کا منشا امن وامان رکھنا اور ملکی عافیتوں کا تحفظ ہوتا ہے۔ اس کے بجائے اگر وہ "خون کی ندیاں" بہانے پر آجائیں اور ان ہلاکت آفرینیوں کی ہولناکی کا تعارف بایں الفاظ کرانا ضروری سمجھیں کہ "اس پر ہمالیہ بھی خون کے آنسو روئے گا" تو اس وقت کوئی مستغیث کہاں جا کر امن وعافیت اور دادرسی کی بھیک مانگے؟

امریکہ، روس، چین اور فرانس وغیرہ ممالک بھی ہمارے سامنے ہیں۔ کیا ان کے حکمران بھی اسی قسم کی زبان استعمال کیا کرتے ہیں جس کے نمونے صدرِ محترم اور گورنر کھر پیش کر رہے ہیں؟ اگر ہمارے اکابر شایانِ شان وضعداری اور مقام ومرتبہ کے مطابق رکھ رکھاؤ سے کام لیتے تو زیادہ بہتر تھا۔ بہت بولنے، زیادہ انٹرویو دینے اور تقریروں کی بھرمار کرنے سے یہ لوگ زیادہ فاش ہو رہے ہیں مگر اس کا ان کو احساس نہیں ہے صبح وشام بولتے رہنے کا یہ نتیجہ نکلا ہے کہ اب دنیا ان کو "بلبلِ ہزار داستان" سمجھنے لگی ہے کہ ان کی پچھلی لَے بعد کی لَے کے مخالف ہی ہوتی ہے۔ ان کا اگلا بیان عموماً پچھلی غلطی کو دھونے میں صرف ہو جاتا ہے جو صاف ہونے کے بجائے اور چیستان بن جاتا ہے۔

موجودہ اربابِ اقتدار کی برکات کا تو ابھی کچھ پتہ نہیں چل سکا، ہاں حالات کے تیور بتاتے ہیں کہ انہوں نے اپنے غلط مصالح کے لیے پوری قوم کو غلط راہ پر ڈال دیا ہے۔ اس لیے کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ کل تک اس کے کیا نتائج برآمد ہوں گے۔ ہمارے نزدیک یہ سیاست نہیں، سیاست بازی ہے جس کا کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ اگر وقت ہی پاس کرنا ہے تو کوئی اور دھندا کریں۔ قوم کے مزاج کو نہ بگاڑیں۔ یہ کوئی درستی نہیں ہے۔

(۵)

اسے کیا کہیے!

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پولیس ملکی نظم و نسق اور پُرامن ماحول رکھنے کی ذمہ دار ہوتی ہے۔ لیکن اب پولیس اور عوام کے درمیان یوں ٹھن گئی ہے کہ،

شاید پولیس محافظِ عوام نہیں، فریقِ مخالف ہے۔ پہلے بھی اس کو کچھ اچھی "شہرت" حاصل نہیں تھی، حالیہ ہنگاموں کی وجہ سے تو اور بھی عوام کی نظروں سے گر گئی ہے۔ ملک کے مستقبل کے لیے یہ کچھ اچھی فال نہیں ہے۔ حالیہ ہنگاموں کے سلسلہ میں گورنر کھر کی جو شوخیاں کارفرما رہی ہیں۔ کچھ زیادہ شایانِ شان نہیں تھیں، قوم سوچ رہی تھی کہ صدر بھٹو ان کی وجہ سے بڑے ابتلا میں پڑ جائیں گے، لیکن یہ دیکھ کر عوام کی حیرت کی حد نہیں رہی کہ صدر بھٹو نے چُوم کر ان کو آنکھوں پر رکھ لیا ہے۔ بہر حال یاری تو قابلِ داد ہے مگر یہ سوجھ بوجھ کی بات نہیں محسوس ہوتی۔

صدرِ محترم آج کل "جمہوریت اور عوام" کے نام کا وظیفہ پڑھ رہے ہیں تاکہ مشکل حل ہو جائے مگر تاڑ نے والے کہہ رہے ہیں کہ ان کا نام اس لیے لیتے ہیں کہ ان کے ہاں عملاً یہ دونوں نہیں ہیں ورنہ یقین دلانے کی کیا ضرورت تھی؟ اس کے علاوہ فتنہ کا آغاز کر کے قوم کو مشتعل کیا جاتا ہے جب لوگ سڑکوں پر نکل آتے ہیں تو پھر انہیں کوسا جاتا ہے۔ بہت خوب!

ارباب اقتدار اپنے کارنامے عوام کو گنوانا چاہتے ہیں مگر لوگ اپنے آس پاس جو کچھ دیکھتے ہیں وہ سبھی کچھ اس کے برعکس ہے۔ کارنامے ہوں اور لوگوں کو بتلانا پڑیں تو اس کے معنے یہی ہو سکتے کہ کچھ نہیں ہوا، ورنہ عوام کو خود ہی معلوم ہوتا۔

(۶)

صدر نے قوم سے کہا کہ:

"اگر آپ سیاست میں اموات کا امتزاج چاہتے ہیں تو ہم اس کے لیے تیار ہیں"۔ (نوائے وقت)

صدر ہو کر دھمکیوں کے ذریعے اپنی قوت اور قاہری کا لوہا منوانے کی راہ اختیار کرنا ایک معمہ ہی ہے۔ خواجہ رفیق کے قتل کو سیاستدان کا قتل کہا اور پھر یہ تاثر دیا کہ ایشیائی ممالک میں یہ عام بات ہے، گویا کہ صدر یہ کہنا چاہتے ہیں کہ "یہ کوئی اتنی بڑی غلطی نہیں" ـــــ انا للہ

(۷)

ڈاکٹر نذیر احمد شہید کے بعد خواجہ رفیق بھی جبر و استبداد کی نذر ہو گئے۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ یہ انفرادی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واقعات کسی بڑے منصوبے کا پیش خیمہ ہیں جن سے عوامی ردِ عمل کا اندازہ کیا جا رہا ہے۔

تعجب تو اس بات پر ہے کہ "عوامی حکومت" میں ہمیں یہ سب کچھ دیکھنا پڑ رہا ہے۔ غرض جو حشر روٹی کپڑے کے نعرہ کا ہوا، اس سے بڑھ کر نعرۂ جمہوریت کا ہوا۔ اونٹ رے اونٹ تیری کون سی کل سیدھی؟

——جس پہلو سے بھی جائزہ لیا جائے مایوسی ہی ہوگی۔

سٹالن، ہٹلر اور مسولینی، جس قدر فسطائی ذہنیت کے مالک تھے اور جو انجام ان کا ہوا، دنیا جانتی ہے ہمارے اصحابِ اقتدار کو ان سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ کاش! یہ لوگ قوم کے ساتھ کچھ نیکی کریں اور اس کو غلط راہ پر ڈالنے سے پرہیز کریں۔

جناب عبدالرحمٰن عاجزؔ

مدینہ منوّرہ

ہر شے سے حسیں صورتِ سردارِ مدینہ
قرآنِ مبین صورتِ سرکارِ مدینہ

فردوس زمیں خطۂ گلزارِ مدینہ
ہیں درج ثمیں کوچہ و بازارِ مدینہ

اللہ رے یہ حسن، یہ شان یہ سج دھج
گوھر ہیں کہ بام و در و دیوارِ مدینہ

سامان ہیں دلبستگیٔ قلب و نظر کا
وہ وادیاں، وہ کھیت، وہ آبارِ مدینہ

اللہ کے نشانات فرشتوں کے مقامات
وہ دشت، وہ باغات، وہ کہسارِ مدینہ

ہر صبح معنبر ہے تو ہر شام معطر!
یہ گلشنِ جنت ہے، کہ گلزارِ مدینہ

صد لالہ در آغوش ہے خارِ رہِ بطحا
ہے شمع سرِ طورِ شب تارِ مدینہ

ہر اہلِ نظر کے لیے آنکھوں کی طراوت
سرسبز کھجوروں کے وہ اشجارِ مدینہ

پھر دھلنے لگی دل سے گناہوں کی سیاہی
اللہ رے یہ بارشِ انوارِ مدینہ

اربابِ مدینہ کے وہ ہنستے ہوئے چہرے
چہرے کہ گلِ سے و لالۂ گلزارِ مدینہ

سنگریزے جو یہ مسجدِ نبوی میں پڑے ہیں
لگتے ہیں ہمیں تو دُرِ شہوارِ مدینہ

یہ بات عقیدت کی ہے عاجزؔ سے نہ پوچھیں
کیفیتِ شیرینیٔ اثمارِ مدینہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظ محمد ابراہیم کمیرپوری

قربانی کی مشروعیّت اور منکرینِ سُنّت کا موقف

چوہدری غلام احمد پرویز کے دلائل پر تنقیدی تبصرہ

مشروعیّت کی سب سے بڑی دلیل

ہم تسلیم کرتے ہیں کہ قربانی کے جانور کی عمر، ایامِ قربانی کی تحدید، وجوبِ قربانی کے لیے ضروری نصاب اور اس قسم کی بعض دوسری جزئیات میں فقہاء کے ہاں اختلاف موجود ہے لیکن نفسِ قربانی کی مشروعیّت اور اس امر پر کہ قربانی کسی خاص مقام سے مخصوص نہیں، تمام دنیائے اسلام کا اتفاق اور پوری امّت کا اجماع ہے۔ قرآن مجید میں اختصا اور احادیثِ نبویہ میں پوری وضاحت سے اس کا تذکرہ اور تفصیلات موجود ہیں اور ملّتِ اسلامیہ کا متواتر عمل اس کی مشروعیّت کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ عہدِ نبوت سے آج تک ہر نسل کے بعد دوسری نسل پورے یقین و اذعان کے ساتھ اس پر عمل پیرا رہی ہے۔ ہر عہد کے لاکھوں کروڑوں مسلمانوں نے اپنے اسلاف سے یہ طریقہ اخذ کیا اور آنے والی پشت کے کروڑوں افراد تک پہنچایا۔ اگر تاریخِ اسلام کے کسی دور میں اسے از خود ایجاد کر کے دین میں شامل کیا گیا ہوتا تو ناممکن بلکہ محال اور قطعی محال تھا کہ امت اسے بالاتفاق قبول کر لیتی۔ عقل اس امر کو

اس اہم آرٹیکل کی اشاعت کے ساتھ قارئین کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ فاضل مقالہ نگار ان دنوں علالت طبع کے باعث سول ہسپتال سرگودہا میں زیرِ علاج ہیں۔ گزشتہ دنوں موصوف پر کئی ایک بیماریوں، ذیابیطس پھیپھڑے میں کسی فاسد مادہ کا اجتماع اور انفلوئنزا وغیرہ کا یک لخت شدید حملہ ہوا جس سے طبیعت تشویشناک حد تک بگڑ گئی تھی، اب اگرچہ کئی ایک تکالیف سے افاقہ ہے لیکن فاسد مادہ کی نہ تو ابھی تک تشخیص ہو سکی ہے اور نہ ہی اس کی پیدائش رک رہی ہے جس سے صحت بحال نہیں ہو رہی۔ احباب حافظ صاحب کے لیے خصوصی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو صحتِ کاملہ عاجلہ سے نوازے ——— آمین (ادارہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبول کرنے سے قطعاً انکاری ہے کہ ایک "بدعت" کو جزودین بنا کر اس کی مشروعیت پر سینکڑوں احادیث وضع کر لی جائیں اور پوری امت آنکھیں بند کیے بیٹھی رہے۔

اس کے برعکس ہماری تاریخ میں ایسی سینکڑوں مثالیں موجود ہیں کہ دین میں ادنیٰ سے ادنیٰ اضافہ گوارا نہ کیا گیا بلکہ اس کے خلاف نہایت شدت سے صدائے احتجاج بلند ہوئی حتیٰ کہ قید و بند کی سختی اور دار و رسن کی آزمائش بھی اس میں سدِّ راہ نہ ہو سکی۔ ان حالات میں اگر اس تواترِ عملی کو نظر انداز کر دیا جائے تو پھر بتایا جائے کہ آخر تاریخ کا معیار کیا ہے؟ اور وہ کونسا اسلوب تحقیق ہے جسے اختیار کیا جائے اور اس کی روشنی میں تاریخ کی جانچ پڑتال کی جائے؟

علم اسماء الرجال کی وسعت

ہم یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ خلافت راشدہ کے بعد دورِ امویہ اور عہدِ عباسیہ میں متعدد احادیث وضع کی گئیں اور بعد کے زمانے میں کئی ایک بدعات کو داخلِ اسلام کرنے کی ناروا جسارت کی گئی۔ لیکن ہم انتہائی خوش قسمت ہیں کہ محدثینِ کرامؒ نے اپنی کڑی اور بے لاگ تنقید سے ان تمام مساعی کو ناکام بنا دیا اور سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عمل و ارشادات کو کذب و بناوٹ اور ترمیم و اضافہ سے محفوظ رکھنے کے لیے رجال و اسانید کے دفاتر مرتب کر ڈالے اور جرح و تعدیل کے وہ متوازن اور فطری قواعد ترتیب دیئے کہ دودھ اور پانی الگ کر دکھایا۔ انتہا یہ کہ اس اہم مقصد کے لیے لاکھوں ناقلین کی امانت و دیانت، تقویٰ و طہارت، ثقاہت و نقاہت کے علاوہ ان کے مرگ و حیات اور تعلیم و تعلم کی تفصیلات اور تلامذہ و اساتذہ کے تمام سلاسل کو مدون اور منضبط کر ڈالا اور یہ سب کچھ محض اس لیے ہوا کہ قرآن اور صاحبِ قرآن صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کوئی غلط بات منسوب نہ ہو سکے اور دین اپنی اصل صورت میں محفوظ رہے۔

علمائے سلف کی مساعی

علمائے سلف کی انہی مساعیٔ جمیلہ کا ثمرہ ہے کہ آج بھی قرآن کی تلاوت اور حدیث کا مطالعہ کرتے ہوئے نہ تو بُعدِ زمانی محسوس ہوتا ہے اور نہ ہی اس چشمۂ صافی میں کسی تکدّر کا احساس ہوتا ہے بلکہ یوں محسوس ہوتا ہے کہ قرآن مجید اپنی تمام رعنائی اور عین موقع کی مناسبت سے ہمارے سامنے نازل ہو رہا ہے اور احادیثِ نبویہ ہم خود رسولِ پاکؐ کی زبانِ مبارک سے سن رہے ہیں اور ہمارے اسلاف کی یہی علمی اور تحقیقی مساعی ہیں کہ آج محققینِ یورپ، ہمیں رشک بھری نگاہوں سے دیکھتے ہیں اور ہمارے محدثینِ کرامؒ کی مثالی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کاوشوں کو خراج تحسین پیش کر رہے ہیں۔

نادانی کی انتہا

لیکن افسوس کہ آج نام نہاد مسلمانوں کا ایک گروہ اس سرمایۂ ناز و افتخار کو ظنون و اوہام کا پلندہ خیال کرتا ہے اور حدیث و سنت کے تمام ذخائر کو عجمی سازش قرار دیتے ہوئے اسے اسلام کے حسین چہرہ پر بدنما داغ سے تعبیر کرتا ہے۔ ہمارے خیال میں یہ اندازِ فکر اسلامی ثقافت اور اپنے فکری، علمی اور تاریخی سرمایہ کو اپنے ہاتھوں تباہ کرنے کے مترادف ہے۔

اس عقل و ذہن اور اس قماش کے لوگ اپنی نادانی اور جہالت کے باعث اس امر پر ادھار کھائے بیٹھے ہیں کہ اسلامی لٹریچر کے تمام ذخائر کو غیر یقینی ثابت کریں اور وہ اعمال جو عبادت کی حیثیت میں ڈیڑھ ہزار سال سے معمول آرہے ہیں انہیں غیر اسلامی بلکہ دورِ جاہلیت کی یادگار قرار دیں۔ انہیں اس قسم کے خیالات کے اظہار میں ذرّہ بھر جھجک محسوس نہیں ہوتی کہ ان کی اس رائے کو تسلیم کر لینے کے لازمی نتائج کیا ہوں گے اور اس کو مان لینے کے بعد صحابہ کرام، تابعین عظام، محدثین، فقہاء اور دیگر اسلاف کی نسبت ہمیں کیا اعتقاد رکھنا ہوگا؟

اسلامی نظام پر بے اعتمادی

ہمارے ملک میں اس گروہ کے سرغنہ مسٹر غلام احمد پرویز ہیں۔ انہوں نے "ادارہ طلوعِ اسلام" کے نام سے ہم خیال حضرات کو اپنے گرد جمع کر رکھا ہے اور انہی مسائل پر مشتمل لٹریچر شائع کرنے میں مصروف ہیں۔ آگے بڑھنے سے پیشتر ہم آپ کو مسٹر پرویز کے خیالات کی ایک جھلک دکھانا ضروری خیال کرتے ہیں۔

پرویز صاحب اپنے ایک مضمون میں قربانی کو غیر اسلامی رسم ثابت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

> "یہاں قدرتی طور پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب اس قربانی کے لیے کوئی حکم اور کوئی سند موجود نہیں تو ہزار برس سے یہ کس طرح متواتر چلی آرہی ہے اور اس کے خلاف کسی نے آواز کیوں نہ اٹھائی؟ یہ سوال بہت اہم ہے اور اس کا جواب اس وقت ملے گا جب کوئی مردِ حق گو اسلام کی تاریخ لکھے گا۔ اس لیے کہ یہ سوال ایک قربانی تک ہی محدود نہیں یہ تو پورے کے پورے اسلامی نظام کو محیط ہے۔ وہ دین جو محمد رسول اللہ نے دنیا تک پہنچایا تھا اس کا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کونسا گوشہ اور کونسا شعبہ ایسا ہے جس میں تحریف نہیں ہو چکی" [1]

بہرحال ہم آج کی فرصت میں اس گروہ اور اس نہج پر سوچنے والے حضرات کے ان خیالات کا تجزیہ اور وساوس کا ازالہ کرنا چاہتے ہیں جو قربانی کے مسئلہ پر ان حضرات کی طرف سے شائع ہو رہے ہیں۔

چند اقتباسات

اس سے قبل کہ ہم قربانی کی شرعی حیثیت واضح کریں اور ان حضرات کے موقف کو زیر بحث لائیں، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ پرویز صاحب کے خیالات کو ان کے اصل الفاظ میں پیش کر دیں:

۱۔ "حضرت خلیل اکبر اور حضرت اسماعیل کے تذکار جلیلہ کے ضمن میں قرآن نے یہ کہیں نہیں کہا کہ اس واقعہ عظیمہ کی یاد میں جانوروں کو ذبح کیا کرو۔ حتیٰ کہ حضرت اسماعیل کی جگہ مینڈھا ذبح کرنے کا واقعہ بھی قرآن میں نہیں تورات میں ہے۔" (قرآنی فیصلے ص۵۴)

۲۔ "ساری دنیا میں اپنے طور پر قربانیاں ایک رسم ہیں اسی طرح حاجیوں کی وہ قربانیاں جو وہ آج کل کرتے ہیں۔ محض ایک رسم کی تکمیل رہ گئی ہے۔" (ایضاً ص۵۶)

۳۔ "قرآن کریم میں جانور ذبح کرنے کا ذکر (نہیں صاحب حکم!) حج کے ضمن میں آیا ہے عرفات کے میدان میں جب یہ تمام نمایندگانِ ملت ایک لائحہ عمل طے کر لیں گے تو اس کے بعد منیٰ کے مقام پر دو تین دن تک ان کا اجتماع رہے گا۔ جہاں یہ باہمی بحث و تمحیص سے اس پروگرام کی تفصیلات طے کریں گے۔ ان مذاکرات کے ساتھ باہمی ضیافتیں بھی ہوں گی، آج صبح پاکستان والوں کے ہاں! شام کو اہل افغانستان کے ہاں! اگلی صبح اہل شام کی طرف سے (وقس علیٰ ذٰلک) ان دعوتوں میں مقامی لوگ بھی شامل کر لیے جائیں گے، امیر بھی اور غریب بھی! اس مقصد کے لیے جو جانور ذبح کیے جائیں گے، قربانی کے جانور کہلائیں گے۔ چونکہ اس اجتماع کا مقصد نہایت بلند اور خالصتہً لوجہ اللہ ہے اس لیے پروگرام کی ہر کڑی خدا کے قریب تر لانے کا ذریعہ ہے۔ یہ ہے قربانی کی اصل! اسی لیے قرآن نے صراحت فرمائی ہے کہ قربانی کے جانوروں کی منزل مقصود بیت اللہ ہے، ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ" (ص۵۵)

[1] ملاحظہ ہو قرآنی فیصلے مجموعہ مضامین پرویز ص ۶۵، ۶۶

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ ”تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ خود رسول اللہؐ نے بھی مدینہ میں قربانی نہیں دی۔ حج ۹ھ میں فرض ہوا۔ حضور اس سال خود تشریف نہیں لے گئے لیکن اپنی طرف سے کچھ جانور امیرِ کارواں حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ کر دیئے کہ وہاں مصرف میں لائے جائیں۔ اگلے سال خود حضور حج کے لیے تشریف لے گئے اور وہیں جانور ذبح کیے لہٰذا ہر جگہ قربانی دینا نہ حکمِ خداوندی ہے نہ سنتِ ابراہیمی اور نہ سنت محمدیؐ۔“ (ص۶۵)

۵۔ ”حضرت ابراہیم کے متعلق قرآن میں ہے کہ آپ نے خواب میں دیکھا کہ آپ اپنے بیٹے کو ذبح کر رہے ہیں۔ آپ نے سمجھا کہ یہ اشارہ غیبی ہے اس لیے اس کی تعمیل ضروری ہے۔ بیٹے سے ذکر کیا تو اس نے بھی کہا کہ اگر یہ حکم ہے تو اس کی تعمیل میں قطعاً تامل نہ کیجئے۔ میں ذبح ہونے کو تیار رہوں۔ آپ نے بیٹے کو لٹا دیا۔ اس کے گلے پر چھری رکھ دی تو اللہ نے پکارا کہ اے ابراہیمؑ تم نے خواب کو حکم خداوندی پر محمول کر کے اس کی پوری تعمیل کر دی۔ اس لیے ظاہر ہے، اگر تمہیں بڑی سے بڑی قربانی دینے کے لیے بھی حکم دیا گیا تو تم اسے بلا تامل پورا کرو گے۔ یقیناً باپ اور بیٹا دونوں اطاعت و تسلیم کے بلند ترین مقام پر فائز ہو۔ اس بیٹے کو اللہ تعالیٰ نے کعبہ کی تولیت کے لیے منتخب کر لیا۔ قرآن میں بس اتنا ہی واقعہ ہے۔ تورات میں البتہ یہ بھی ہے کہ جبریل نے جنت سے ایک مینڈھا لا کر بیٹے کی جگہ لٹا دیا اور چھری بیٹے کی جگہ مینڈھے پر چل گئی۔ لیکن یہ تو اسرائیلی افسانوں میں سے ایک افسانہ ہے۔ قرآن اس کی تائید نہیں کرتا۔“ (ص۶۴، ۶۵)

۶۔ ”مذہبی رسومات کی ان دیمک خوردہ لکڑیوں کو قائم رکھنے کے لیے طرح طرح کے سہارے دیئے جاتے ہیں۔ کہیں قربانی کو سنتِ ابراہیمی قرار دیا جاتا ہے کہیں اسے تقرب الٰہی کا ذریعہ بتایا جاتا ہے کہیں دوزخ سے محفوظ گزر جانے کی سواری بنا کر دکھایا جاتا ہے۔“ (ص۶۴)

معذرت

ہم قارئین سے معذرت خواہ ہیں کہ تقاضائے اختصار کے باوجود ہم نے پرویز صاحب کے اقتباسات نقل کرنے میں تفصیل سے کام لیا۔ ہمارے خیال میں یہ تفصیل ناگزیر تھی۔ اس کے بغیر بات کو آگے چلانا مناسب نہیں تھا ویسے بھی تنقید و تبصرہ کے لیے ضروری ہے کہ فریق ثانی کے خیالات کے اظہار میں بخل و اختصار سے کام نہ لیا جائے بلکہ حریف کے نظریات کو بسط اور وضاحت کے ساتھ مخاطب کے سامنے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھ دیا جائے تاکہ اسے ردّ و بدل اور ترمیم و تحریف کا گلہ نہ رہے۔

تنقیدی گزارشات

اب ذرا پرویز صاحب کے ارشادات پر تنقیدی نگاہ ڈالیے اور انصاف کیجئے کہ بات کہاں سے کہاں پہنچ رہی ہے ؟ انہوں نے فقرہ ۱ میں حضرت ابراہیم کی طرف سے حضرت اسماعیل کی قربانی پر آمادگی کو "واقعہ عظیمہ" سے تعبیر فرمایا ہے۔ حالانکہ ان کی رائے میں خداوند قدوس نے بیٹے کو ذبح کرنے کا کوئی حکم دیا ہی نہ تھا۔ خواب میں جو کچھ کہا گیا تھا جناب ابراہیم اس کا مطلب سمجھنے سے قاصر رہے اور مجاز کو حقیقت سمجھ بیٹھے۔ چنانچہ پرویز صاحب اپنی ایک دوسری کتاب "جوئے نور" میں لکھتے ہیں :

" آپ (حضرت ابراہیم) خواب کے ایک اشارے سے یہ سمجھے کہ حکم ملا ہے کہ بیٹے کو اللہ کی راہ میں قربان کر دیا جائے۔ ہر چند یہ حکم نہ تھا، محض خواب میں ایسا دیکھا تھا لیکن انہوں نے اس کو کچھ اوپر کا اشارہ سمجھ لیا اور ایسی تحیر انگیز اور ہوش ربا قربانی کے لیے تیار ہو گئے۔ بیٹے سے پوچھا، کہو، تمہارا کیا خیال ہے ؟ اب بیٹے کا جواب بھی سن لیجئے۔ عرض کیا یٰاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ ابا جان! جس بات کا اشارہ آپ کو ملا ہے اسے بلا تامل کر گزریئے۔ ان شاء اللہ آپ مجھے ثابت قدم پائیں گے۔" (ص ۱۵۰، ۱۵۵)

" حضرت ابراہیم کو اس قربانی کا حکم نہ دیا گیا تھا انہوں نے خواب میں دیکھا کہ وہ بیٹے کو ذبح کر رہے ہیں۔ اپنی محبت اور شیفتگی کے جوش میں خواب کو حقیقت سمجھ بیٹھے اور بیٹے کی قربانی کے لیے آمادہ ہو گئے لیکن جس وقت انہوں نے چھری ہاتھ میں لے لی تو اس وقت آپ کو بتایا گیا کہ خواب کے مجاز کی حقیقت کیا تھی۔" (ص ۱۵۵، ۱۵۶)

غور فرمائیے !

غور فرمائیے کہ جب ذبح کا حکم ہی نہ ہوا تھا بلکہ خلیل اللہ نے منشاء الٰہی سمجھنے میں غلطی کی تھی تو اس پر تحسین و مرحبا کا کیا مطلب ؟ یہاں تو یہ چاہیئے تھا کہ فوری طور پر حضرت ابراہیم کی اجتہادی غلطی پر توجہ دلائی جاتی اور انہیں اپنے الہام کے اصل منشا پر اطلاع دی جاتی۔ مزید غور فرمائیے کہ حضرت اسماعیل تو یٰاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ کے الفاظ میں والد محترم کے خواب میں دیکھے نظارے کو امر الٰہی سے تعبیر فرما رہے ہیں لیکن پرویز صاحب قرآنی الفاظ کے برعکس کس دیدہ دلیری سے کہہ رہے ہیں کہ :

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"حضرت ابراہیم کو اس قربانی کا حکم نہ دیا گیا تھا"

قرآن دانی کا ماتم

پھر ان کا کمال اور ہاتھ کی صفائی ملاحظہ فرمایئے کہ اسماعیلی الفاظ "اِفْعَلْ مَا تُؤْمَرُ" کا ترجمہ ان الفاظ میں کرتے ہیں کہ:

"ابا جان! جس بات کا اشارہ آپ کو ملا ہے اسے بلا تامل کر گزریئے"

ہم پرویز صاحب اور ان کے عقیدت مندوں سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ "تُؤْمَرُ" کا معنی "اشارہ ملا" کس لغت میں لکھا ہے؟ اگر آپ کو اپنے ترجمہ پر اصرار ہے تو لغتِ عرب سے ثبوت دیجئے اور اگر اس لفظ (تُؤْمَرُ) کا مادہ امر ہے تو ہمیں اجازت دیجئے کہ ہم آپ کی قرآن دانی کا ماتم کریں، آپ کو مفسرِ قرآن کی بجائے محرّفِ قرآن تصور کریں اور آپ کے طبع زاد "معارف القرآن" کو پرکاہ کے برابر بھی وقعت نہ دیں۔ ہاں یہ بھی فرمایئے کہ آپ کے پاس اپنے اس دعوٰے پر کیا دلیل ہے کہ اس خواب کے مجازی حقیقت کچھ اور تھی۔ پھر آپ نے فقرہ نمبر ۵ میں ان الفاظ کا ترجمہ یوں کیا ہے کہ:

"اگر یہ حکم ہے تو اس کی تعمیل میں قطعاً تامل نہ کیجئے"

براہِ نوازش فرمایئے کہ "اگر یہ حکم ہے" قرآن مجید کے کن الفاظ کا ترجمہ ہے۔ ہاں یہ بھی بتا دیجئے کہ آپ کو لغت عرب سے آزاد ترجمہ کرنے کا حق کس نے دیا ہے؟ اور آپ کس برتے پر مفسرینِ قرآن اور محدثینِ عظام کے منہ آرہے ہیں۔

پھر آپ نے انہی آیات کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

آس بیٹے کو اللہ تعالیٰ نے کعبہ کی تولیت کے لیے منتخب کر لیا" (فقرہ ۵)

محترم! یہ فقرہ کن الفاظ کا ترجمہ اور کونسی آیت کا مفہوم ہے؟ قرآن کریم کے بیان کے مطابق تو اس وقت کعبہ کا نام و نشان بھی نہ تھا اور حضرت ابراہیم کو بنائے کعبہ کا حکم بھی اس واقعہ کے کافی عرصہ بعد ہوا۔

چلتے چلتے یہ بھی فرما دیجئے کہ آپ کا یہ فقرہ کہ:

"اللہ نے پکارا اے ابراہیم! تم نے خواب کو حکمِ خداوندی پر محمول کر کے اس کی پوری تعمیل کر دی"———کن الفاظ کا ترجمہ ہے؟

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذبحِ عظیم سے مراد؟

پھر آپ نے لکھا ہے کہ:

"حضرت اسماعیل کی جگہ مینڈھا کرنے کا واقعہ بھی قرآن میں نہیں تورات میں ہے۔"

براہِ مہربانی اتنا تو بتا دیجئے کہ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ کا مطلب کیا ہے؟ لیکن اس کا ترجمہ اور مفہوم بیان کرتے ہوئے ذرا قواعدِ عرب کا احترام رہے۔

پھر آپ نے یہ بھی کہا ہے کہ:

"قرآن نے یہ کہیں نہیں کہا کہ اس واقعہ عظیمہ کی یاد میں جانور ذبح کیا کرو۔"

پرویز صاحب! ہم آپ کی خدمت میں خود آپ کی کتاب "جوئے نور" سے ان آیات کا ترجمہ پیش کرنا کافی سمجھتے ہیں:

"اور دیکھو ہم نے ایک بہت بڑی قربانی کے عوض اسماعیل کو ذبح ہونے سے بچا لیا اور ہم نے بعد کو آنے والی نسلوں کے لیے اس واقعہ کی یاد کو باقی رکھا۔" (ص ۱۵۶)

جنابِ من! یہی وہ نکتہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی حقیقت دریافت کرنے پر بیان فرمایا۔ پوچھنے والوں نے پوچھا ما ھذہ الاضاحی یا رسول اللہ؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ:

سنۃ ابیکم ابراھیم ——— یہ تمہارے جدِّ اعلیٰ حضرت ابراہیمؑ کی سنت و یادگار ہے۔

ہم حیران ہیں کہ جو شخص قرآن مجید کے ایک ہی مقام کے ترجمہ میں اس قدر غلطیاں اور اس کی تشریح میں اس قدر ہیرا پھیری کرتا ہے اس کے "عقیدت مند" آخر کس بنا پر اسے دورِ حاضر کا عظیم انسان اور قرآنی علوم و معارف کا بہترین ترجمان کہتے ہیں؟

ائمۂ تفسیر قرآن مجید کا مفہوم متعین کرنے میں قرآنی تصریحات، فرامینِ نبویؐ، آثارِ صحابہؓ اور لغاتِ عرب سے استمداد کرتے ہیں لیکن پرویز صاحب مفسرین سلف سے ناراض ہیں کہ انہوں نے کتابِ الٰہی کو چیستان بنا دیا ہے لیکن خدا جانے ان کو یہ حق کس نے دیا ہے کہ وہ جملہ قرآنی علوم اور قواعدِ عرب سے بے نیاز "معارف" کے نام پر جو چاہیں لکھتے چلے جائیں اور ان کو توجہ دلانے والا گردن زدنی قرار پائے۔

بین الاقوامی ضیافت

پرویز صاحب نے فقرہ ۳ میں حجاج کی قربانی کا مقصد بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"قربانی کا اصل مقصد یہ ہے کہ میدانِ عرفات میں طے شدہ لائحہ عمل کی تفصیلات مرتب کرنے کے لیے جب حجاج کا بین الاقوامی اجتماع دو تین دن تک منیٰ میں رہے گا تو ان مذاکرات کے ساتھ باہمی ضیافتیں بھی ہوں گی۔ آج صبح پاکستان والوں کے ہاں، شام کو اہل افغانستان کے ہاں، اگلی صبح اہل شام کی طرف" وغیرہ وغیرہ۔

قرآن مجید نے تو قیام عرفات کا مقصد ذکرِ الٰہی، استغفار، دعا و مناجات اور شعائر اللہ کی تعظیم بیان فرمایا ہے لیکن مسٹر پرویز ہیں کہ میدانِ عرفات میں اجتماع کے اصل پروگرام کی نشان دہی ان الفاظ میں فرماتے ہیں کہ "وہاں یہ تمام نمایندگانِ ملت ایک لائحہ عمل مرتب کریں گے پھر اس کی تفصیلات طے کرنے کے لیے ان تمام نمایندگان کو دو تین دن کے لیے عرفات سے منیٰ میں لاتے ہیں۔ خدا جانے یہ تفصیلات عرفات میں طے کیوں نہیں ہوتیں؟ پھر یہ صاحب حجاج کو نمایندگانِ ملت قرار دیتے ہیں لیکن یہ نہیں بتاتے کہ یہ حضرات ملت کے نمایندہ کس حیثیت سے ہوتے ہیں اور انہیں سندِ نمایندگی کون دیتا ہے؟ ہم کم علم تو اتنا ہی جانتے ہیں کہ قرآنی الفاظ میں حج مالی اور بدنی لحاظ سے ہر صاحبِ استطاعت پر فرض ہے۔ کیا ملت کی نمایندگی کے لیے یہی اوصاف کافی ہیں؟ ہم اس نظامِ ربوبیت اور اسلامی معاشرہ کے قیام کے داعی سے یہ بھی پوچھنا چاہتے ہیں کہ ملت کے لیے لائحہ عمل اور اس کی تفصیلات طے کرنا قرآنی الفاظ میں اولی الامر اور صاحبانِ استنباط حضرات کا کام ہے یا عرفات اور منیٰ جیسے میدانوں میں لاکھوں افراد کا؟ اسی طرح ہماری دانست میں قربانی کے گوشت کا مصرف خود قرآن مجید نے "فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ" کے الفاظ میں بتا دیا ہے۔ ہم مسٹر پرویز سے مطالبہ کرتے ہیں کہ بین الاقوامی ضیافت والی آیت کی نشان دہی فرمائیں۔

ان ضمنی گزارشات کے بعد ہم بین الاقوامی ضیافت کے پرویزی تصور پر تنقید کرتے ہیں۔ پرویز صاحب نے اپنے ایک مضمون میں اس اعتراض (کہ جب قربانی کے لیے کوئی حکم اور کوئی سند موجود نہیں تو ہزار برس سے یہ کس طرح متواتر چلی آ رہی ہے اور اس کے خلاف کسی نے آواز کیوں نہ اٹھائی) کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

دَورِ حریّت کے بعد ملوکیّت

"اسلام دنیا سے ملوکیت اور پیشوائیت (ملائیت) مٹانے کے لیے آیا تھا وہ ابنِ آدم کو ذہنی اور روحانی دونوں حیثیتوں سے صرف خدا کا مملوک بنانا چاہتا تھا جو درحقیقت اس کی اپنی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فطرتِ صالحہ کی محکومی کا دوسرا نام ہے لیکن جب اس دَورِ حریت کے بعد ملوکیت نے سر نکالا تو اس کے ساتھ ہی پیشوائیت کی وہ روح بھی ابھری جسے قرآن نے مسل کر رکھ دیا تھا۔ اسلام اس طرح جگمگا کر دنیا کے سامنے آیا تھا کہ اسے یک لخت نگاہوں سے اوجھل کر دینا ممکن نہ تھا۔ ملوکیت کی ابلیسانہ سیہ کاریوں نے اس کے لیے تلبیس کا دام ہمرنگِ زمیں وضع کیا۔ اسلام کے خارجی مظاہر کو بالکل اسی طرح رہنے دیا۔ لیکن ان میں سے روح پوری طرح کھینچ لی۔ اسی غرض کے لیے اسے پیشوائیت سے سمجھوتہ کرنا پڑا۔" (مجموعہ مضامین ص ۶۶، ۶۷)

پرویزی تشخیص

اس کے بعد پرویز صاحب فرماتے ہیں کہ:

"پیشوائیت نے ملوکیت کے استحکام کے لیے دین و دنیا کی تفریق کا مسئلہ ایجاد کیا۔ پھر یہ اصول وضع کیا کہ مذہب عقل سے بے نیاز ہے۔ پھر ان غلط نظریات کو مدلل کرنے کے لیے کہا کہ قرآن کا صحیح مفہوم وہ ہے جو رسول اللہ متعین فرمائیں۔ پھر اس مقصد کے لیے احادیث وضع کی گئیں۔ پھر چونکہ یہ من گھڑت حدیثیں قرآن کے خلاف تھیں اس لیے بے شمار آیات کو منسوخ قرار دیا گیا اور یہ عقیدہ پیدا کر لیا گیا کہ حدیث قرآن کی ناسخ ہے۔ پھر قرآن و حدیث دونوں کو فقہ کے تابع کر دیا گیا۔ کچھ عرصہ بعد یہ حالت ہو گئی کہ ان رسوم و عقائد کو حق و صداقت کا مسلک ثابت کرنے کے لیے کسی کاوش و کاہش کی ضرورت ہی باقی نہ رہی۔ اسی طرح یہ تمام چیزیں عین دین بن گئیں۔ اب ان کے تقدس و عظمت کے لیے سوائے اس کے کسی اور دلیل کی ضرورت ہی باقی نہ رہی کہ یہ چیزیں ہزار برس سے امت میں متواتر چلی آ رہی ہیں کیا یہ ہو سکتا ہے کہ ساری کی ساری امت غلط راہوں پر چلی آ رہی ہو؟" (ملخص)

لازمی نتائج

پرویز صاحب کے ان خیالات کو صحیح باور کر لینے سے ہمیں آج اسلامی تاریخ، حدیث کے دفاتر، تفاسیر کے خزائن، فقہ کے ذخائر اور اسلامی تہذیب و ثقافت کے تمام سرمایہ سے فی الفور دست بردار ہونا پڑے گا اور تسلیم کرنا ہو گا کہ ہمارے تمام اسلاف جھوٹے، اپنے پیغمبر کے نام جھوٹ گھڑنے والے اور شاہی دربار کے حاشیہ نشیں تھے اور انہیں بادشاہوں کو خوش کرنے کے لیے خدا اور اس کے رسول پر جھوٹ بولنے میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی عار نہ تھی۔ (نعوذ باللہ من ھذہ الھفوات)

بہر حال پرویز صاحب نے اتنا تو مان لیا کہ دین میں یہ ترمیم و تحریف دورِ حریت (خلافت راشدہ) کے بعد دورِ ملوکیت (عہدِ بنی امیہ و بنی عباس) میں شروع ہوئی۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ دورِ ملوکیت سے پہلے دین اپنی اصلی روح کے ساتھ موجود اور پیشوائیت کی تمام آلائش سے پاک اور صاف تھا۔

ایک مطالبہ

ہم ان کے ان مسلمات کی روشنی میں ان سے سوال کرنا چاہتے ہیں کہ کیا وہ اس امر کا کوئی ثبوت پیش کر سکتے ہیں کہ خلفائے راشدین کے دور میں قربانی بین الاقوامی ضیافت کے لیے استعمال ہوتی تھی اور تاریخ سے اس کی شہادت دے سکتے ہیں کہ اسلام کے دورِ حریت میں اس قسم کی ضیافت کا تصور بھی موجود تھا؟ اور قیام منیٰ کے ایام میں بصرہ، کوفہ اور شام وغیرہ کے حجاج نے دوسرے ممالک کے حجاج اور مقامی لوگوں کی اس اونچی سطح پر دعوت کی ہو؟ ہاں یہ بھی فرمایئے کہ قرآن مجید میں اس بین الاقوامی ضیافت بلکہ "منیٰ" میں قیام کا ذکر کہاں ہے؟ ورنہ یا تھ لگے ہاتھ یہ کہہ دیجئے کہ قرآن مجید بھی تحریف و ترمیم سے محفوظ نہیں رہا اور خدا تعالیٰ کا وعدہ حفاظت تشنۂ وفا رہ گیا اور اس کی مخلوق اس کے ارادہ میں حائل ہو گئی۔

نا معلوم ان لوگوں کو بے ثبوت اور غیر ذمہ دارانہ باتیں کہتے ہوئے حیا کیوں نہیں آتی؟ ہمیں تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ قدرت ان سے انکارِ حدیث کے جرم کا انتقام لے رہی ہے اور اس گناہ کی پاداش میں ان کا تعلق کتاب اللہ سے منقطع ہو رہا ہے۔

موجودہ دور میں حجاج کی قربانی

پرویز صاحب نے نقرہ ۲ میں جس طرح عام دنیائے اسلام کی قربانیوں کو رسم کہا۔ اسی طرح موجودہ دور میں مکہ مکرمہ میں حجاج کی قربانی کو بھی "محض ایک رسم کی تکمیل" قرار دیا ہے۔ اس سے ان کا منشاء غالباً یہ ہے کہ مراسم حج میں قربانی مقصود بالذات نہ تھی اور نہ ہی براہِ راست تقرب الٰہی کا وسیلہ، بلکہ اس سے اصل غرض بین الاقوامی ہی تھی چونکہ آج کل اس ضیافت کا اہتمام نہیں ہو رہا۔ اس لیے مکہ مکرمہ میں حجاج کی قربانی بھی غیر ضروری اور محض ایک رسم کی تکمیل ہے۔ ہمیں خطرہ ہے کہ کل کو یہی صاحب یہ کہیں گے کہ حج کا اصل مقصد نمایندگانِ ملت کا بین الاقوامی اجتماع اور پوری امتِ مسلمہ کے لیے لائحہ عمل مرتب کرنا تھا جو اس دور میں نہیں ہو رہا۔ لہٰذا آج کا حج بے مقصد اور محض ایک رسم کی تکمیل ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہرحال ہم گزشتہ پیراگراف میں ان کی بنیاد یعنی بین الاقوامی ضیافت کے نظریہ کو ان کے مسلمات کی روشنی میں غلط ثابت کر آئے ہیں۔ لہٰذا اس فقرہ پر مزید بحث کی ضرورت نہیں اور اگر اس سے ان کی مراد صرف یہ ہے کہ آج ہمارے اعمال میں اخلاص کا جوہر کم ہوگیا ہے تو ہم ان کی تصدیق کرتے ہیں لیکن عدمِ اخلاص یا قلتِ اخلاص کے سبب احکامِ قطعیہ اور اعمالِ ثابتہ کا انکار عقلِ سلیم اور نقلِ صحیح کے خلاف ہے۔

پرویز کا اپنا اعتراف

مندرجہ بالا تصریحات کے برعکس پرویز صاحب نے فقرہ ۱۲ میں جو کہا ہے اس کا بدیہی نتیجہ یہ ہے کہ غیر حاجی بھی قربانی کر سکتا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب حج کے لیے مکہ نہ جا سکے تو بھی آپ نے قربانی بھیجی ہے۔ پرویز صاحب کے اس اعتراف کے بعد ہمارا اور ان کا اختلاف کافی گھٹ گیا ہے۔ پہلے تو وہ قربانی کی اجازت صرف حجاج کو دیتے تھے لیکن اس بیان میں انہوں نے قربانی کو حجاج کی بجائے مکہ مکرمہ سے مخصوص کر دیا ہے۔ ہم ان سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ اگر ہم آج رسول کے اتباع میں قربانی کے جانور کعبۃ اللہ بھیج دیں تو آپ ناراض تو نہ ہوں گے؟ اور اگر آپ خود بھی ایسا کر سکیں تو ہم آپ کو منکرِ قربانی کہنا چھوڑ دیں گے۔ خدا کرے کہ آپ اس بیان پر قائم رہیں۔

اب ہمارا اور ان کا جھگڑا صرف اتنا ہے کہ جو مسلمان کسی شرعی عذر کے سبب حج کے لیے مکہ مکرمہ نہ جا سکے وہ اپنے وطن میں قربانی کر سکتا ہے یا نہیں؟ اس سلسلہ میں ہم ان سے وضاحت چاہتے ہیں کہ ان کے اس فقرہ میں تاریخ سے کیا مراد ہے؟ اگر کتبِ حدیث اس میں شامل ہیں تو پھر ان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مدینہ منورہ میں قربانی کرنا اور صحابہ کرامؓ کو اس کے لیے حکم دینا پوری تفصیل سے موجود ہے بلکہ قربانی کے ایام، قربانی کے جانور، قربانی کا ثواب، قربانی کے گوشت کے مصارف اور دوسری ہدایات کا ایک دفتر موجود ہے اور ان تمام امور کا تذکرہ بھی ہے جن کا مذاق آپ نے فقرہ ۱۱ میں اڑایا ہے۔ پھر اس تاریخ کے ایک حصہ سے استدلال اور دوسرے حصہ کا بلاوجہ استرداد ہماری سمجھ سے بالا ہے۔

اور اگر ان کے فقرہ میں تاریخ سے مراد کچھ اور ہے تو اس کی تعیین فرمائیں۔ ہم ان شاء اللہ وہیں سے ثابت کر دیں گے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں اور صحابہ کرامؓ نے اپنے اپنے وطن میں عید الاضحیٰ پر قربانی دی ہے۔ البتہ اس صورت میں ہم پرویز صاحب سے یہ سوال ضرور کریں گے کہ اگر حدیث قابلِ اعتبار نہیں ہے تو تاریخ میں کیا اضافہ ہے کہ اسے مستند مانا جائے؟ ہاں یہ بھی بتائیے کہ تاریخ نبوی کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماخذ کیا ہیں؟ اس کے ساتھ آپ کو یہ بھی بتانا ہو گا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فعل کی بنیاد کیا ہے؟ اور حضورؐ نے قرآن مجید کے کس حکم کی تعمیل میں قربانی کے جانور مکہ شریف بھیجے؟ اور کیا آپ کے زمانہ میں بین الاقوامی ضیافت کا اہتمام ہوا تھا؟

ماحصل کلام

ہم نے پرویز صاحب اور ان کے "دلائل" پر مناسب حد تک تنقید کر دی ہے جس سے ان کے معتقدات کی خامی اور ان کے استدلال کی کمزوری بلکہ ان کے اندازِ فکر کی کجی بخوبی ظاہر ہے اور یہ امر بخوبی روشن ہے کہ وہ اپنا مدعا ثابت نہیں کر سکے بلکہ اپنے مزعومہ دعوے کو ثابت کرنے کے لیے قرآن مجید کے غلط ترجمہ اور غلط تشریحات کے مرتکب ہوئے ہیں اور اس ضمن میں انہوں نے کتنی باتیں ایسی کہی ہیں جن کا ثبوت انہوں نے نہیں دیا اور نہ ہی قیامت تک دے سکیں گے (وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا) اور جب تک وہ ان امور کا اثبات نہ کر سکیں ان کے لیے زیبا نہیں کہ پوری امت کے مدِّمقابل بنیں اور ڈیڑھ ہزار سال کے عملی تواتر کو ملوکیت اور پیشوائیت کے گٹھ جوڑ کا نتیجہ اور پورے اسلامی نظام کو محرّف قرار دیں۔

بحث کے دوسرے پہلو

ہم نے اس بحث کے چند پہلو عمداً نظر انداز کر دیے ہیں اور اس کا سبب خوفِ طوالت کے علاوہ یہ خیال بھی ہے کہ ان پہلوؤں پر دوسرے اہل قلم روشنی ڈالیں گے۔ ہم نے پرویزی دلائل پر تنقید کو اس لیے ترجیح دی ہے کہ اکثر معاصرین بحث کے اس انداز کو نظر انداز کر جاتے ہیں اور اکثر مقالہ نگار اپنے خیالات کو مثبت انداز میں کہنے کے عادی ہیں۔ مخالف فریق کے دلائل کو اس کے مسلّمات کی رُو سے ردّ کرنا اگرچہ مشکل نہیں لیکن ہمارے احباب اس طرف کم سے کم توجہ دیتے ہیں۔ اس لیے ہم نے اس انداز کو ضروری سمجھا۔

اقتصادی نقطہ نگاہ

منکرینِ سنت اور کچھ اباحت پسند حلقے قربانی کو معاشی اور اقتصادی حیثیت سے بھی نقصان دِہ خیال کرتے ہیں اور بعض حضرات جانوروں کی قلت کا رونا بھی روتے ہیں۔ ان کے اس اعتراض کو صحیح باور کرنے کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ ہم اس امر کا اعتراف کریں کہ اسلام کا یہ دعوےٰ غلط ہے کہ وہ دین کامل ہے بلکہ یہ ہماری معاشیات کے لیے مضر اور اقتصادیات کے لیے تباہ کُن ہے۔

ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ ہم ماہرِ اقتصادیات نہیں لیکن اتنا ضرور جانتے ہیں کہ اقتصادی استحکام کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے یہ امر بے حد ضروری ہے کہ امراء کی دولت غرباء کو منتقل ہوتی رہے۔ اگر یہ اصول ٹھیک ہے تو پھر ملک میں لاکھوں افراد کا ذریعہ معاش یہی ہے کہ وہ ریوڑ پالیں اور عید الاضحیٰ کے موقعہ پر ان کو مہنگے داموں فروخت کریں۔ پھر لاکھوں قصاب ہیں جو ان ایام میں ذبح کرنے کی معقول اجرت پاتے ہیں۔ پھر لاکھوں غریب خاندان ہیں جو کم از کم تین دن عمدہ غذا سے بہرہ مند ہوتے ہیں اور چرمہائے قربانی سے بیسیوں ضروریات پوری کرتے ہیں پھر ہزاروں یتیم خانے اور رفاہی ادارے ہیں جن کا سالانہ بجٹ قربانی کی کھالوں سے مستحکم ہوتا ہے۔ پھر ہزاروں خاندان ایسے ہیں جن کا ذریعہ معاش چمڑے کی رنگائی ہے۔ ذرا ان سے پوچھیے کہ ان کی معاش میں قربانی کی کتنی اہمیت ہے اور ان کی اقتصادی پوزیشن کے استحکام میں قربانی کو کتنا دخل ہے۔ پھر کتنے افراد وہ بھی ہیں جو ہڈی وغیرہ کا کاروبار کرتے ہیں۔ پھر ذرا اپنی حکومت کے شعبۂ تجارت سے معلوم فرمائیے کہ قربانی کی کھالوں، ہڈیوں اور اون وغیرہ سے کس قدر زرِ مبادلہ حاصل ہوتا ہے۔ پھر اندرونِ ملک کتنی مصنوعات ہیں جن کا انحصار چمڑے، ہڈی، سینگ اور انتڑیوں پر ہے۔ قرآن کا اعجاز ہے کہ اس نے ان تمام فوائد کو "لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ" کے جملہ میں سمیٹ لیا ہے۔

قلت کا بہانہ

اس مقام پر جانوروں کی قلت کا بہانہ بھی غیر مناسب ہے۔ حکومت اگر مویشیوں کی قلت دور کرنا چاہتی ہے تو اس کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ افزائشِ نسل کی کوشش کی جائے۔ مویشی فارم کھولے جائیں۔ مویشی پالنے والوں کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ چراگاہیں عام ہوں اور سبزیوں کو ترقی دے کر ذبیحہ پر مناسب پابندی عائد کی جائے۔ پھر بھی قلت دور نہ ہو تو بقولِ محترم مودودی صاحب:

"ہفتہ میں پورے سات دن گوشت کا ناغہ ہونے لگے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو مستقل طور پر ختم کر دیا جائے۔"

کیونکہ قربانی قرآنی الفاظ میں شعائر اللہ میں داخل ہے۔ مسلمانوں کا فرض ہے کہ شعائر اللہ کے احترام میں ہر ممکن قربانی کریں۔

یہ بھی یاد رہے

ایامِ قربانی میں ذبح ہونے والے جانوروں کے مبالغہ آمیز اعداد و شمار دیتے ہوئے یہ بات بھی یاد رہنی چاہیے کہ قربانی کے تین چار دن عام مذبح خانے یکسر بند رہتے ہیں اور عید سے کئی دن قبل اور بعد بھی ذبیحہ کی رفتار خاصی کم رہتی ہے کیا اچھا ہو کہ اعداد و شمار ترتیب دیتے ہوئے اس بچت کو میزان سے م

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا عزیز زبیدی

پیدائش بتکدہ میں فطرتِ بت شکن

اس عہد کی تجدید کی اشد ضرورت ہے

آزر، براہیم اور اسماعیل، انداز زیست سب کے جدا جدا، باپ بت فروش، بیٹا بت شکن اور صاحبزادہ سر فروش۔ وہ مظاہر پرست، یہ خدا پرست اور تیسرا تسلیم و رضا کا پیکر۔ اپنا اپنا نصیب اور اپنی اپنی فطرت! ایک ہی درخت، کچھ کانٹے، کچھ پھول اور کچھ شیریں پھل ——

تہیدستانِ قسمت را چہ سود از رہبر کامل !
کہ خضر از آبِ حیواں تشنہ می آرد سکندر را

کفر اور شرک کی ایک خاص فطرت اور سرشت ہے جس کے سمجھنے کے لیے "آزر" کی زندگی کا مطالعہ بہت مفید ہے۔

اسلام اور توحید کا اپنا ایک مزاج اور رنگ و بو ہے، اگر یہ کہا جائے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی حیاتِ طیبہ اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا اسوۂ حسنہ اسلام اور توحید کی سچی تفسیر، اصلی تعبیر اور بے داغ اسلوب ہے تو اس میں قطعاً کوئی مبالغہ نہ ہو گا۔

نمارودِ وقت کے اپنے مخصوص اغراض، آمرانہ مقاصد اور ناپاک پروگرام ہوتے ہیں جن کی تکمیل کے لیے کچھ افراد کی ضرورت ہوتی ہے جو بدقسمتی سے عموماً ان کو مل ہی جاتے ہیں۔

آزر، نمارودِ عراق کے اغراضِ باطلہ کی تکمیل کے لیے ایک معتمد ستون تھا، خدا کی خدائی سے تو اس کو کوئی دلچسپی نہیں تھی، ہاں نمرود کی خدائی کے سلسلہ میں خاصا مخلص رہا اور اس کے لیے خاصی سنجیدہ کوششیں بھی کیں۔ کسی قوم کی بدنصیبی کے لیے اتنی ہی بات کافی ہوتی ہے کہ اس کے سربرآوردہ لوگوں کو ملک اور قوم کی بہ نسبت جبر و استبداد کی دل جوئی زیادہ مطلوب ہو اور محض اس لیے کہ ان کے شخصی مصالح پورے ہوتے ہیں، وہ پوری

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قوم کے مصالح اور مستقبل کو بھی بیچ کھاتے ہوں ـــــــ یہ آزر، انہی عمائدین میں سے ایک تھا، جن کے دم قدم سے نمرود کی خدائی سلامت تھی. گویا کہ یہ نمرودی سنتِ سیئہ اور آزری حکمتِ عملی ہے جس کو اسی ٹائپ اور قماشش کے لوگوں کے ذریعے ابلیس اور اس کی ذریت لے کر چل رہی ہے۔

دین اور دنیا کی تفریق بھی آزری اور نمرودی حکمتِ عملی کی یادگار ہے کیونکہ یہ طرزِ حکومت انہی لوگوں نے ایجاد کیا تھا۔ ان کے ہاں بیت الحکومۃ کا وارث حکمراں ہوتا تھا اور ہیکل کا کاہن دنیاوی حکومت کا مالک حکمراں ہوتا تھا، مذہبی اور نام نہاد روحانی حکومت کاہن کے حوالے ہوتی تھی۔ دراصل یہ بنارسی ٹھگ تھے جو ایک دوسرے کی ملی بھگت سے بندگانِ خدا کا استحصال کیا کرتے تھے۔

آزر بہت بڑا آرٹسٹ تھا۔ صناعی بری شے نہیں، لیکن جب یہ رحانی رومان، جنسی ارمان، ذہنی عیاشی اور تن آسانی کا سامان بن جاتی ہے اس وقت اس کی مضرت اس کی افادی حیثیت پر غالب آجاتی ہے۔ جتنی انسانی خدمات انجام دیتی ہے، اتنی ہی یہ انسان اور اس کی آخرت کے لیے غارت گر ثابت ہوتی ہے۔

اس ظالم نے اپنی صنعتی صلاحیتیں، بت تراشی، بتکدہ کی آرائش اور استحکام کے لیے صرف کر ڈالی تھیں اس فن میں اس کی یکتائی نے خدا کی یکتائی اور وحدت کو پارہ پارہ کرنے کی کوشش کی۔ بابلیوں کو اتنے خدا، مشکل کشا اور داتا مہیا کیے کہ ان کو تنگیٔ داماں کی شکایت ہوگئی۔

نمرود کے بے شمار مجسمے بنائے، اس کی خدائی کے عجیب عجیب روپ تخلیق کیے، ستاروں کو خدا بنا کر ان کی مورتیوں کے انبار لگا دیے۔ سورج اور چاند کے اصنام تیار کیے اور پھر پوری قوم کو ان کے گرد جمع کرنے کا فریضہ بھی سرانجام دیا۔ لوگ ان کے گرد طواف کرتے۔ ان کے حضور چلہ کشی اور اعتکاف کے نذرانے پیش کرتے۔ جو پیشانی خدا کے حضور نہ جھک سکی، وہ اپنے ہاتھ کے گھڑے ہوئے بتوں کے حضور یوں رسوا ہوئی کہ خدا کی پناہ!

سورت انعام میں آیا ہے:

إِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ آزَرَ أَتَتَّخِذُ أَصْنَامًا آلِهَةً (الانعام)

جب ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے کہا کہ آپ بتوں کو خدا بناتے ہیں!!

اصنام صنم کی جمع ہے۔ صنم کے لغوی معنی مضبوط اور قوی کے ہوتے ہیں۔ چنانچہ کہتے ہیں صَنِمَ الْعَبْدُ غلام طاقت ور اور مضبوط ہو گیا۔ امام راغب کی تصریحات سے پتہ چلتا ہے کہ ہر وہ چیز صنم ہے جس کے تعلق

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی وجہ سے انسان خدا سے بیگانہ اور غافل ہو جائے۔ (مفردات)

دراصل یہ کیفیت اس وقت ہی پیدا ہوتی ہے جب کوئی شخص کسی شے کے سلسلہ میں ایسی ہی توقعات اور حسنِ ظن میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ اسباب و علل سے ماورا رکوئی شے اس کو کچھ فائدہ یا نقصان پہنچا سکتی ہے۔ گویا کہ آزر نے ایک ایسی طرح ڈال دی تھی کہ پوری قوم خدا کے ماسوا اور بہت سی چیزوں کو نافع اور ضار سمجھ کر ان کے گرد جمع ہو گئی تھی۔ خواہ وہ نمرودی کر و فر ہو یا مذہبی پیشواؤں کے جال ہوں۔ روحانی مہنتوں کے مکر و فریب ہوں یا سیاسی ٹاؤٹوں کی جعل سازیاں ہوں، بہرحال انسان ان کے سلسلہ میں کسی خوش فہمی میں مبتلا ہو کر ہی ان کے بھرّے میں آسکتا ہے ——— آزر نے یہ سارے جال بچھا رکھے تھے جس پر حضرتِ خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو ملامت کی تھی ——— اور خدا سے یہ دعا کی تھی؛

"وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَنْ نَّعْبُدَ الْأَصْنَامَ ۝"

(الٰہی!) مجھے اور میری نسل کو بتوں کی پرستش سے دور ہی رکھیو۔

ظاہر ہے کہ اس سے مراد صرف وہ ظاہری اصنام اور بت نہیں ہو سکتے جن کا رواج عام تھا بلکہ ان کے ساتھ یہ سب دوسری جعل سازیوں کے نقشے بھی تھے۔

سورہ انبیاء میں فرمایا؛

"إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَا هَٰذِهِ التَّمَاثِيلُ الَّتِي أَنْتُمْ لَهَا عَاكِفُونَ ۝"

وہ وقت یاد کرو جب حضرت ابراہیم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا تھا، یہ کیا تصویریں اور مورتیاں ہیں جن پر تم جمے بیٹھے ہو۔

تمثال دراصل اس چیز کا نام ہے جو دوسری شے سے ملتی جلتی ہونے کی وجہ سے اس کی صفات اور خصوصیات کی مظہر بھی ہو۔ آزر اور اس کی قوم نے اس قسم کے گمراہ کن مظاہر گھڑ لیے تھے جن کے سلسلہ میں یہ حسنِ ظن قائم کر لیا گیا تھا کہ یہ خدائی صفات اور اختیارات کے حامل اور مظہر ہیں ——— اس لیے ان کا یہ نعرہ عام ہو گیا تھا کہ؛

اللہ کے پلّے میں وحدت کے سوا کیا ہے
لینا ہے جو ہم نے، وہ لے لیں گے محمد سے (استغفر اللہ)

چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان پر یہ الزام عائد کیا؛

إِنَّمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَوْثَانًا وَتَخْلُقُونَ إِفْكًا ۚ إِنَّ الَّذِينَ تَعْبُدُونَ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ لَا یَمْلِکُوْنَ لَکُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰہِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْہُ وَاشْکُرُوْا لَہٗ ط" (پ ۲۰ - عنکبوت - ع ۲)

تم تو خدا کے سوا بس بتوں کی پرستش کرتے ہو اور جھوٹی جھوٹی باتیں (دل سے) بناتے ہو خدا کے سوا جن کی پرستش کرتے ہو تمہیں روزی دینے کا تو (ذرا سا بھی) اختیار نہیں رکھتے، اس لیے روزی بھی خدا سے ہی مانگو، اسی کی عبادت کرو اور اس کا ہی شکر بجا لاؤ۔

مقصد برآری اور دکان چمکانے کے لیے غلط رُخ قول و فعل کے استعمال کرنے کا نام "افک" ہے۔ اگر ہم اسے "جاہلی سیاست" سے تعبیر کریں تو بے جا نہ ہوگا۔ گویا کہ کل جسے "افک" کہا جاتا تھا اسے آج "سیاستِ سوء" سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ کل جو شے جاہلیت تھی آج وہی روشن خیالی اور سیاسی چابک دستی تصور کی جاتی ہے۔

۔۔۔۔۔ داعیانِ حق کی راہ مارنا اور دعوتِ حق پر بری طرح بگڑنا بلکہ ان کے گلے پڑنا چونکہ آزر کی آزریت کا خاص شاہکار تھا لہٰذا بگڑ کر بولا،

أَرَاغِبٌ أَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ يَا إِبْرٰهِيْمُ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَأَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا ○"

کہا اے ابراہیم! کیا تو میرے آقاؤں اور معبودوں سے پھر گیا ہے؟ اگر تم باز نہ آئے تو میں تمہیں سنگسار کر دوں گا۔ مجھ سے دور ہو جاؤ۔

الغرض اپنے پرائیویٹ مصالح اور مقاصد کی خاطر چند شاطر اور جاہ پرست افراد کو پوری قوم اور ملک پر مسلط رکھنے کی کوشش کرتے رہنا اپنی بہترین صلاحیتوں سے عوام کی گمراہی کے کام لینا، راہِ حق مارنا، خود تراشیدہ اصنام اور منتخب کردہ طاغوت کی غلامی کو "معنوی اور معنے خیز ترقی" کا زینہ تصور کرنا "داعیانِ حق" سے بگڑنا اور "دعوتِ حق" سے چڑنا، کفر و طاغوت کی خدمت کرنا، خدا اور رسول کے سامنے اڑ جانا۔ بس "آزری" کا یہ طول و عرض تھا۔ اب آپ اس کے بالمقابل، براہیمی اور اسمٰعیلی طرزِ زندگی ملاحظہ فرمائیں اور خود ہی سوازنہ کریں کہ ہم اپنا وزن کس پلڑے میں ڈال رہے ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات کے اندر کئی ایک پہلو قابل نظارہ ہیں۔ آپ پیغمبرِ خدا بھی ہیں اور آزر کے صاحبزادے بھی، حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے باپ بھی ہیں اور اپنی قوم کے ایک عظیم فرد بھی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نینوا اور بابل کے باشندے بھی ہیں اور ایک مہاجر بھی۔ بتکدہ میں پل کر جوان بھی ہوئے۔ کعبہ کے معمار بھی بنے ان تمام متنوع اور متضاد حیثیتوں میں انہوں نے جو ایک معیار اور اسوۂ حسنہ پیش کیا ہے، وہ جس قدر جبیں ہے اتنا ہی طویل بھی ہے جس کا یہاں استقصار مشکل ہے تاہم بعض امور ایسے ہیں اگر ان کے سمجھنے کی کوشش کی جائے تو "براہیمی" سمجھنے میں بڑی مدد مل سکتی ہے۔

مثلاً فرائض منصبی میں ذرہ برابر کوتاہی برداشت نہ کی، لیکن شدید اختلافات کے باوجود ایک فرزند ارجمند کی حیثیت میں باپ کے "معروف احترام اور آداب" کو بھی ملحوظ رکھا۔ اولاد عزیز از جان ہوتی ہے لیکن جب "اُس" کی راہ میں لٹانا پڑا تو تامل نہ کیا۔ گو ایک عظیم قوم کے مالک تھے۔ لیکن حق کو قوم کی جمہوریت کی نذر نہ کیا۔ ملک و وطن کے ہر باسی کو اپنے ملک سے بے پناہ محبت ہوتی ہے مگر ضمیر اور حق پر کبھی بھی اس کو بھاری نہیں ہونے دیا: اگر پوری قوم اور ملک نے راہ روکنے کی کوشش کی تو اس کی پرواہ نہ کی۔ دیس سے پردیس جا کر خدا کو نہ بھولے۔ نکلے بھی تو یوں کہ ؎

جبیں پہ گردِ رہِ عشق، لب پہ مہرِ سکوت!
دیارِ غیر میں پھرتا ہوں، آشنا کے لیے!

کہتے ہیں ماحول اور خاندانی اثرات سے ڈھلتے ہیں، یہ بات کافی حد تک صحیح بھی ہے۔ لیکن یہ اس وقت ہوتا ہے جب اپنے "ضمیر اور ایمان" سے محبت نہ رہے۔ اپنے نظریہ پر ترس نہ آئے اور کند قلب و نگاہ لے کر اٹھے ——— ایک باضمیر خدا آشنا اور عقابی نگاہ رکھنے والے باخدا انسان کے لیے خاندان تو کجا، آتشکدہ جیسے آتشیں عوامل بھی ان پر اثر انداز نہیں ہو سکتے اور نہ ہوئے۔ بت کدہ میں پل کر "کعبہ" ہی تعمیر کیا ——— ملک اور قوم کو بھی اس پہ نثار کیا ———!

طبعی اور فطری حیثیت میں آپ "اوّاہ" "منیب" اور "حلیم" تھے۔ اوّاہ سے مراد وہ ہستی ہے جو حُبِّ حق کے ہاتھوں آہ و فغاں جس کا شیوہ ہوتا ہے۔ حلیم اس بردبار اور متوازن انسان کا نام ہے جو ناسازگار حالات کے باوجود حوصلہ نہیں ہارتا اور حواس قائم رکھتا ہے۔ منیب اس کو کہتے ہیں جو اپنی مشکلات اور مسائلِ حیات کے سلسلہ میں دستگیری اور رہنمائی کے لیے سدا اپنے رب کی طرف متوجہ رہتا ہے،

إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ ○ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَحَلِيمٌ أَوَّاهٌ مُّنِيبٌ ○

آپ کے بارے میں قرآن مجید میں ارشاد ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ○ (پ ۱۶۔ مریم) کہ آپ صدیق نبی تھے۔

اور صدیق نبی وہ ہوتے ہیں جو خدا سے اپنے خصوصی تعلق اور الہامات کے بارے میں حد درجہ مطمئن، صاحبِ ایقان اور شاہدِ حق ہوتے ہیں۔ ان کی زبان صرف شہادتِ حق کے لیے کھلتی ہے اور حق ہی ان کی زبان سے نکلتا ہے؛

وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ○ (مریم) کہ ہم نے ان کو سچ کہنے والی زبان بخشی۔

گو یہ مقام سب انبیاء کو حاصل ہوتا ہے، لیکن آپ کو مزید اختصاص حاصل تھا کیونکہ مظاہر پرست دنیا کے ماحول میں ارض و سماء کی بادشاہت اور ملکوت کا مشاہدہ آپ کو بالخصوص کرایا گیا تھا تاکہ ان کے تخمین و ظن کے مقابلے میں دولتِ یقین آپ کو مزید حاصل ہو جائے۔

وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ○

بے داغ دل بھی آپ کو حاصل تھا؛

اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ○ (صٰفٰت) کہ جب آپ قلبِ سلیم لے کر اپنے رب کے پاس آئے۔

قلبِ سلیم سے مراد وہ بے داغ دل ہے جو غیر اللہ کی پرچھائیوں کی وجہ سے داغ دار نہیں ہوتا۔ قرآن حکیم کی زبان میں اس کو حنیف بھی کہتے ہیں؛

اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا وَّلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○ (النحل۔ ع ۱۶)

یقین کیجیے! حضرت ابراہیم خود ایک امت تھے، قانت تھے، حنیف تھے اور مشرک نہیں تھے۔

امّت تھے۔ جو خوبیاں علی الانفراد سب میں پائی جاتی ہیں، ان کے وہ تنہا مالک تھے۔ اس لیے مرجعِ خلائق اور امام بنے۔ قانت تھے۔ باادب خدا کے حضور عبادات اور مناجات میں سدا محو رہنے کو قانت کہتے ہیں۔ حضورِ قلب کا یہ وہ مقام ہے جہاں باادب، بالملاحظہ، ہوشیار کی کیفیت اور سماں طاری رہتا ہے یوں جیسے ایک وفادار اور عاشقِ زار غلام اپنے آقا کے پُرجلال دربار میں حاضر کھڑا ہو۔

حنیف تھے۔ حضورِ قلب کی اس دولت میں کسی اور دھیان اور دلچسپی کی آمیزش سے پاک اور صرف خدا کے لیے یکسو تھے اور اس سلسلہ میں اس قدر حساس اور غیور تھے کہ اگر اس مقام "توحید" کے منافی کہیں کوئی چیز آپ کو نظر آجاتی تو بیزار ہو جاتے:

فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗٓ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ (پ ۱۱۔ توبہ۔ ع ۱۴)

 محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر جب ان پر (یہ راز) کھلا کہ یہ (آزر) اللہ کا دشمن ہے تو وہ اس سے بیزار ہو گئے

یٰقَوْمِ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِکُوْنَ ○ (پ۷۔ الانعام۔ ع۹)

یعنی اے قوم! میں ان سے بیزار ہوں جن کو تم شریک کرتے ہو۔

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ○

(لہذا) میں نے تو ایک طرف کا ہو کر اپنا رخ اس ذات کی طرف کر دیا ہے جس نے زمین و آسمان بنائے میں تو شریک کرنے والا نہیں ہوں۔ (حوالہ مذکورہ)

بلکہ خدا کی راہ میں خویش و اقربا، قوم، ملک، جاہ و حشم اور چین و آرام بھی حائل ہوئے تو سب کو چھوڑ د... بیوی اور بیٹے کی جدائی اور قربانی کی بات آئی تو دیر نہ کی۔ جان پر کھیل جانے کی نوبت آئی تو یوں نثار ہوئے جیسے پڑا... زندگی کا یہ وہ کیف اور رنگ و بو ہے کہ جس پر طاری ہو جاتا ہے "حق کا راہی" کہلانے لگتا ہے اس کا سار... سفرِ حیات، سیر الی اللہ میں شمار ہوتا ہے؛

قَالَ اِنِّیْ مُهَاجِرٌ اِلٰی رَبِّیْ (عنکبوت ع۳) کہا میں (تو) اپنے رب کی طرف ہجرت کرتا ہوں۔

اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّیْ (الصّٰفّٰت۔ ع۳) میں (تو) اپنے رب کی طرف چلا ہوں۔

رب کسی دنیاوی سمت اور جگہ میں نہیں ہے کہ آپ ادھر کو اٹھ دوڑے ہوں۔ وہ تو ہر جگہ ہے۔ اس لیے ... یہ "جانا" اللہ کے لیے سفرِ حیات جاری رکھنے کا نام ہے گویا کہ "سراپا رب کا ہو کر رہنا"———— رب کی طرف ہجرت کرنا ہے۔

یہ حج، کعبہ کا یہ پروانہ وار طواف، خدا کی راہ میں یہ صحرا نوردی، طاغوت کے خلاف جنگ جاری رکھتے ہوئے جمروں پر یہ سنگ باری، منیٰ میں قربانیوں کی یہ رسم کہن، سبھی کچھ اسی "مہاجر اور حق کے راہی" کے پاک نقوش پا ہیں ———— نقل را عقل باید۔ سوچ لیجئے! آپ کے یہ حج اور آپ کی یہ قربانیاں، کیا اسی "ذہنِ زرخیز"، "قلبِ اوّاہ" اور "دلِ بے داغ" کے نخچیر ہیں؟ کیا اس کے پسِ پردہ وہی جذبہ، وہی حرا... وہی عشقِ بے پرواہ اور وہی بے تابو غیرت کار فرما ہے؟

اسوۂ ذبیح، اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِّاَبِیْهِ کے مطابق اسوۂ خلیل سے مختلف نہیں ہے۔

کم سنی میں حکم ہوتا ہے، یہ پُر رونق شہر اور بازار چھوڑ چھاڑ کر بے آب و گیاہ اور لق و دق صحرا میں جا بسیں! ... آئی! حاضر جناب! لیکن خیال آیا کہ یہاں ہمارا کون؟ جواب ملا؛ اللہ! مطمئن ہو کر کہا بس پھر پرواہ نہیں،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر وہی پاس ہے جس کی تلاش کے لیے سفرِ حیات کی ڈیوٹی ملی تو اس "خدمت" سے بڑھ کر اور "تقریبِ وصال" کیا ہو سکتی ہے"۔

دل صاحب اولاد سے انصاف طلب ہے !

سوال ہوا، بیٹا "رب جان مانگتا ہے"! جواب ملا "حضور! تو پھر دیر کاہے کی؟ اگر دے کر بارِ امانت سے رہائی نصیب ہو جائے تو اور کیا چاہیے، فکر نہ کیجیے! یہ لیجیے! بیٹے نے پیشانی رب کے حضور زمین پر رکھ دی۔ باپ نے چھری چلا دی، بسم اللہ اللہ اکبر!

جان دی، دی ہوئی اسی کی تھی ! !

حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا ! !

ہاں جناب! وہ آزری ہے اور یہ براہیمی۔ عمر تو ساری آزری میں گزر گئی، اب اگر ارادہ کر لیا ہے کہ براہیمی کا مزہ بھی چکھ لیں تو پھر بسم اللہ! پر یہ سوچ لیجیے! کہ یہ صرف "دنبہ اور بچھڑے" کے گلے پر چھری پھرنے کی ایک رسم نہیں، ایک عہد بھی ہے، دعوے بھی ہے، حالات، وقت اور ایمان کا ایک تقاضا بھی ہے!

تفسیر فتح البیان (للنواب صدیق الحسن خان)

تفسیر الکبیر مع ابی سعود، ابن کثیر، تفسیر مظہری، الترغیب والترہیب مع المشکوٰۃ، سیرۃ النبوی مع زاد المعاد، طبقات الحنابلہ، الملل والنحل لابن حزم، فصوص الحکم لابن عربی، تحفۃ الاحوذی، عون المعبود، البدر الطالع للشوکانی نیز مشہور اردو، فارسی اور پنجابی (منظوم) تفاسیر اور غزنوی مترجم مشکوٰۃ، ریاض الصالحین اور حمائل قرآن وغیرہ وغیرہ

اگر آپ اپنی کوئی کتاب بیچنا چاہیں تو ہمیں یاد فرمائیں!

رحمانیہ دار الکتب امین پور بازار لائلپور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جناب قاری فیوض الرحمٰن ایم اے

مشاہیر علمائے سرحد

حضرت مولانا حافظ عبدالرحیم صاحب (کلاچی والے)

۱۸۷۵ء ——— ۱۹۵۰ء

ولادت

آپ ۲۶ رشوال المکرم ۱۲۹۲ھ (ستمبر ۱۸۷۵ء) میں کلاچی ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں میں مولوی محمد نعیم صاحب کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ایک اوسط درجے کے عالم تھے جو درس و تدریس کے علاوہ حصولِ معاش کی خاطر جلد سازی اور نقاشی کا کام کرتے تھے، ان کے جدّ امجد حافظ محمود صاحب بھی اہلِ علم میں شمار ہوتے تھے۔

ابتدائی تعلیم

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد صاحب سے حاصل کی، پھر مولانا صدرالدین صاحب، مولانا قاضی عبدالمجید صاحب اور مولانا غلام رسول صاحب سے علمی استفادہ کیا۔ علمِ حدیث کی تحصیل آپ نے مولانا داؤد صاحب سے کی، اسی دوران میں آپ نے قرآنِ پاک بھی حفظ کر لیا۔

امرتسر میں

تحصیلِ علم کے بعد آپ امرتسر تشریف لے گئے اور وہاں اخبار "وکیل" کے سب ایڈیٹر (مدیر معاون) مقرر ہوئے۔ ۱۹۱۱ء میں آپ نے مدیر معاون کی حیثیت سے "وکیل" میں کام کیا۔ ۱۹۱۲ء میں امرتسر سے لاہور آگئے اور مشہور اخبار "زمیندار" میں مترجم کی حیثیت سے کام کرنا شروع کر دیا۔ انہی دنوں آپ نے مولوی فاضل اور منشی فاضل کے امتحانات امتیاز کے ساتھ پنجاب یونیورسٹی سے پاس کر لیے۔ اسی ملازمت کے دوران آپ کو مولانا ظفر علی خاں اور مولانا ابوالکلام آزاد صاحب کے ساتھ (ادارۂ زمیندار میں) کام کرنے کا موقع ملا۔ مولانا آزادؒ آپ کی استعداد، ذہانت اور محنت سے اس قدر متاثر ہوئے کہ جب انہوں نے کلکتہ سے "الہلال" جاری کیا تو آپ کو اس کے ادارہ میں شرکت کی خصوصی دعوت دی اور کافی اصرار کیا لیکن بعض ناگزیر وجوہات کی وجہ سے آپ اس پُرخلوص دعوت کو قبول کرنے سے معذور رہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پشاور میں

۱۹۱۲ء میں جب "سر سید سرحد" جناب صاحبزادہ عبدالقیوم صاحب کو اسلامیہ کالج پشاور کے عظیم کتبخا کی ترتیب و نگرانی کے لیے کسی موزوں شخصیت کی ضرورت محسوس ہوئی تو ان کی نگاہِ انتخاب آپ پر پڑی، چنانچہ انہوں نے پہلے ایک خط کے ذریعے اس عظیم ذمہ داری کو قبول کرنے کی دعوت دی اور بعدازاں بذریعہ تار آپ کو بلا لیا۔ پھر یہی لائبریری جسے "مکتبہ علوم شرقیہ دارالعلوم الاسلامیہ" پشاور کے نام سے یاد کیا جاتا ہے آپ کی توجہ کا مرکز بن گئی۔ آپ نے اس قدر خلوص، محنت اور جانفشانی سے اس ذخیرۂ کتب کی نگہداشت کی کہ پانچ سال کے قلیل عرصہ میں ان کتابوں کی ایک تفصیلی اور تحقیقی فہرست مرتب فرمائی جو "لباب المعارف العلیہ" کے نام سے موسوم ہے۔ بلاشبہ "لباب المعارف العلیہ" کو تصنیفاتِ علوم شرقیہ اور ان کے مصنفین کا دائرۃ المعارف (انسائیکلوپیڈیا) کہا جا سکتا ہے۔ اس فہرست میں ڈھائی ہزار تصنیفات اور آٹھ سو مصنفین کے بارے میں تفصیلی اور تحقیقی معلومات موجود ہیں۔ علوم شرقیہ پر تحقیقی کام کرنے والے ملکی و غیر ملکی اس فہرستِ کتب سے بے نیاز نہیں ہو سکتے۔ وہ حوالے (Reference) کے طور پر اس کا تذکرہ کرتے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آپ کی زندگی کا یہ عظیم کارنامہ ہے۔ لیکن آپ نے اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اس لائبریری کی ترتیب و تنظیم کے علاوہ دمِ واپسیں تک قرآن مجید، علوم دینیہ اور عربی زبان کی بڑی خدمت کی۔ آپ نے کئی اہم عربی تصنیفات کا اردو میں ترجمہ کیا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے ترجمہ کرنے کا خصوصی ملکہ عطا فرمایا تھا۔ آپ کے تمام تراجم میں سلاست اور روانی ہے، مشکل اور دقیق مقامات کو بڑی خوبی اور مہارت سے عام فہم بنا دیتے ہیں چونکہ آپ کے محبوب مصنفین ——— حضرت امام ابن تیمیہؒ، علامہ ابن قیمؒ، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ، حضرت مجدد الف ثانیؒ اور علامہ طنطاویؒ جوہری تھے اس لیے انہی کی اکثر کتابوں کا آپ نے ترجمہ کیا۔ تراجم کے علاوہ آپ نے عربی زبان کی ایک لغت (ڈکشنری) اور ایک عربی گرائمر بھی تصنیف فرمائی۔ عربی زبان کے نئے سیکھنے والوں کے لیے آپ نے ایک سلسلہ "صحائفِ اربعہ" کا تالیف فرمایا جس میں براہ راست عربی سکھانے کی ایک کامیاب کوشش کی گئی ہے۔

تصنیفی خدمات

۱۔ لباب المعارف العلیہ فی مکتبۃ دارالعلوم الاسلامیہ، پشاور

۲۔ ردء الاخوان ——— یہ عربی زبان کے متداول اور کثیر الاستعمال الفاظ کی ڈکشنری (لغت) ہے جس میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غرائب القرآن اور اس کے محاورات کا خصوصیت سے التزام کیا گیا ہے۔ یہ قلمی ہے اور اسلامیہ کالج کی لائبریری میں موجود ہے۔

۳۔ میزان اللسان (عربی، قلمی) نحو کی عام فہم اور سہل کتاب ۴۔ صحائفِ اربعہ

تراجم

۱۔ حجۃ اللہ البالغہ ——— حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی شہرۂ آفاق عربی کتاب کا آپ نے رواں دواں اردو میں ترجمہ کیا ہے۔ اس کے دو حصے ہیں۔ حصہ اول و دوم۔ قومی کتب خانہ لاہور نے اسے طبع کروایا ہے۔ پہلے حصے کی قیمت ۱۸ روپے اور دوسرے کی ۲۲ روپے ہے۔

اس سے اس کی ضخامت کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ میرے ہاتھ میں اس وقت طبع دوم ہے جو ۱۹۶۲ میں منصۂ شہود پر آئی۔

ترجمہ کے آغاز میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی مختصر سوانح بھی لکھی ہے جو ۶۹ صفحات پر پھیلی ہوئی ہے۔

۲۔ مکتوباتِ امام ربّانی کا آپ نے اردو زبان میں ترجمہ کیا ہے اور کتاب کے شروع میں امام ربّانی حضرت مجدّد الف ثانی کی سوانح بھی لکھی ہے۔ یہ مطبوعہ ہے۔

۳۔ مقالات و حالات سیّد جمال الدین افغانی۔ یہ بھی مطبوعہ ہے۔

۴۔ جواہر العلوم ——— علامہ طنطاوی جوہری کی تصنیف ہے۔ اس کا آپ نے ترجمہ کیا ہے۔ قومی کتب خانہ لاہور نے اسے شائع کیا ہے۔ قیمت ۶/۵۰ ہے۔

۵۔ جامع الآداب ——— مصر کے ایک ممتاز عالم کی شہرۂ آفاق تصنیف "آداب الفتی" کا سلیس اور بامحاورہ ترجمہ ہے۔ اس کتاب میں ان تمام آداب کا ذکر ہے جن سے سیرت و کردار کو سنوارنے میں مدد ملتی ہے ۱۹۶۶ میں قومی کتب خانہ لاہور نے اسے دوسری بار چھاپا۔ اس کے ۱۶۸ صفحات ہیں۔

۶۔ تراجم تصانیف شیخ الاسلام ابن تیمیہ ۔ ولی اللہ، فتوئے شرک شکن، خلافت الائمۃ، مناسکِ حج اور تفسیر آیت کریمہ۔ مطبوعہ الہلال بک ایجنسی شیرانوالہ گیٹ۔ لاہور

۷۔ تراجم تصانیفِ علامہ ابن قیم۔ اسلامی تصوف۔ تفسیر المعوذتین۔ مطبوعہ الہلال بک ایجنسی لاہور

۸۔ تراجم تصانیفِ شاہ ولی اللہ، خیر کثیر، البدور البازغہ، تفہیماتِ الٰہیہ، معارف الدینیہ، حق الیقین کتابستان کمپنی بمبئی میں طبع ہوئے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۔ سنجدو حجاز ——— علامہ رشید رضا مصری کی کتاب کا اردو ترجمہ ہے۔ طبع ہو چکا ہے۔

۱۰۔ نثر اللآلی ——— حضرت علی کے اقوال کا پشتو ترجمہ ہے۔ اس کا آپ نے اردو میں بھی ترجمہ کیا تھا لیکن ہنوز طبع نہیں ہوا۔

۱۱۔ اسلام اور کمیونزم ——— پروفیسر ڈاکٹر احسان اللہ خان کے ایک انگریزی مقالے کا پشتو میں ترجمہ کیا۔ یہ بھی مطبوعہ ہے۔

۱۲۔ سیرت النبی (پشتو) یہ ایک عربی رسالے کا ترجمہ ہے جو کہ رسالہ "پشتو" کابل میں ۱۹۳۲ء کے سال میں اقسطوں میں شائع ہوا (ج ۱ شمارہ ۵ تا ج ۲ شمارہ ۴)

۱۳۔ علامہ طنطاوی کی "تفسیر الجواہر" کا اردو میں ترجمہ شروع کر رکھا تھا اور جلد ۲ تا ۵ کا ترجمہ مکمل کر چکے تھے کہ زندگی نے اور مہلت نہ دی۔ یہ غیر مطبوعہ ہے اور آپ کے فرزندوں کی تحویل میں ہے۔

۱۴۔ کتابستان بلبلیٰ کے لیے "قوتِ ارادی" کے موضوع پر ایک انگریزی کتاب کا ترجمہ کیا۔ یہ چھپ نہ سکا۔

ان کے علاوہ مختلف مجلات میں وقتاً فوقتاً آپ کے علمی مضامین اور تراجم اکثر شائع ہوتے رہتے تھے۔

تدریسی خدمات

آپ ۱۹۱۳ء سے ۱۹۴۳ء تک برابر تیس سال اسلامیہ کالج پشاور میں عربی اور پشتو پڑھاتے رہے۔ اسی دوران ۱۹۳۰ء میں حج بیت اللہ کی سعادت سے بھی بہرہ یاب ہوئے۔

۱۹۴۷ء میں دوبارہ لائبریری کی نگرانی کے لیے متعین کیے گئے اور خاص طور پر قلمی نسخوں اور نادر کتب کی نگہداشت آپ کے سپرد کی گئی۔ جون ۱۹۵۰ء میں اس فریضہ کی ادائیگی سے سبکدوش کر دیے گئے۔ اسلامیہ کالج لائبریری سے فراغت پانے کے بعد، بھانہ ماڑی پشاور شہر کے صاحبزادہ فضل صمدانی صاحب کی دعوت پر ان کے کتب خانہ کی فہرست وغیرہ تیار کرنے کے سلسلہ میں ٹھہر گئے۔ اسی علمی شغل میں مصروف تھے کہ تین دن کی مختصر سی علالت کے بعد ۶ ذی الحجہ ۱۳۶۹ھ مطابق ستمبر ۱۹۵۰ء کو تقریباً ۱۱ بجے صبح خالقِ حقیقی سے جا ملے اور وصیت کے مطابق اسلامیہ کالج پشاور کے قبرستان میں دفن کیے گئے۔

آپ کی ذاتِ گرامی بہت فیض رساں تھی۔ بہتوں نے آپ سے بہت کچھ حاصل کیا اور بہت سے اب بھی آپ کی تصنیفات سے بہت کچھ حاصل کر رہے ہیں۔

آپ کی تصنیفی خدمات پر نظر ڈالیے اور پھر تدریسی خدمات کا اندازہ لگائیے۔ اس سے صاف معلوم

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ نے کس قدر مصروف زندگی گزاری ہے۔ آپ کو مطالعہ اور تصنیف و تالیف سے حد درجہ شغف تھا۔ ان
کی ایک ذاتی ڈائری میں لکھا ہوا ایک شعر ان کے اس میلانِ طبع کی کتنی صحیح عکاسی کرتا ہے ؎

ہمارا کام کیا دُنیا سے، مکتب ہے وطن اپنا
چلیں گے جب کہ دنیا سے ورق ہوں گے کفن اپنا

تاریخِ وصال آپ کے فرزند ڈاکٹر محمد اسماعیل محمودی نے کہی:

آں بزرگِ ما بحق واصل شدہ، حقّا مگر
کیفِ ما باقیست، مے ریزد کہ جامِ ما شکست ۵۳۰
خستہ محمودی! بگو تاریخِ وصلِ اُو کہ وائے
والدیم عبدالرحیم از عالمِ دنیا برفت ۵۳۲

۱۳ ھ ۶۹

آپ علمائے اہل حدیث میں سے ایک ممتاز عالم تھے۔

اولاد

آپ کے دو صاحبزادے مولوی محمد اسحاق صاحب اور جناب ڈاکٹر محمد اسماعیل محمودی ہیں۔ تین صاحبزادیاں تھیں۔ جن میں سے دو اللہ کو پیاری ہوگئیں۔ ایک بقیدِ حیات ہیں۔ آپ کے نواسے عالم بھی ہیں اور حافظ بھی۔ اللہ تعالیٰ موصوف کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور ان کی اولاد کو پورے طو
ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

کراچی شہر کے لیے نمائندہ "مُحدّث"

ہم نے کراچی شہر میں "مُحدّث" کی تقسیم واشاعت کے لیے مولانا ثناء اللہ صاحب بلتستانی کو "مُحدّث" کا نمائندہ مقرر کیا ہے۔ اس لیے "مُحدّث" کی خریداری، ایجنسی اور دیگر امور کے لیے ان سے مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کر

مولانا ثناء اللہ بلتستانی محمدی مسجد ۱۷۲ پیر الٰہی بخش کالونی کراچی ۵

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جناب ابو شاہد

تعارف و تبصرۂ کتب

نام کتاب ---------- ہفت روزہ "المنبر" استقلال پاکستان نمبر

زیر ادارت ---------- مولانا عبدالرحیم اشرف

سائز و ضخامت ۲۲×۳۶/۸ ۵۸ صفحات قیمت ---------- ایک روپیہ ۲۵ پیسے صرف

ملنے کا پتہ: ---------- مینجر ہفت روزہ "المنبر" جناح کالونی لائلپور

مولانا عبدالرحیم اشرف صاحب کے زیر ادارت ہفت روزہ "المنبر" نے اس سال ۲۷ رمضان کو قوم سے بے حسی کو توڑتے ہوئے استقلال پاکستان ایڈیشن شائع کیا۔ ڈاکٹر اقبال مرحوم نے محکوم قوم کی نفسیات کا ذکر بدیں الفاظ کیا تھا:

تھا جو ناخوب بتدریج وہی خوب ہوا
کہ بدل جاتا ہے غلامی میں قوموں کا ضمیر

سو سال تک غلامی کی زندگی گزارنے کے بعد ہم "خوب" سے "ناخوب" کی طرف لڑھکتے رہے مگر افسوسناک امر یہ ہے کہ آزادی حاصل کرنے کے ۲۵ سال بعد بھی روش نہ بدلی۔ ہم آج بھی قومی تقریبات عیسوی کیلنڈر کے مطابق مناتے ہیں۔ ۱۴ اگست کو یوم پاکستان منایا جاتا ہے مگر ۲۷ رمضان المبارک کو پس پشت ڈال دیا گیا ہے۔ ایسا کیوں ہے؟ اس کا جواب سوائے بے حسی کے کچھ بھی نہیں۔

اس خصوصی اشاعت میں تحریک پاکستان کی جستہ جستہ داستان بیان کی گئی ہے۔ بعض ایسی دستاویزات بھی پیش کی گئی ہیں جن کی اہمیت آج دو چند ہو گئی ہے جیسے صدر بھٹو کی ۱۵ مارچ ۶۶ء کی قومی اسمبلی میں تقریر، دو تاریخی قراردادیں وغیرہ۔ تحریک پاکستان اور قادیانیت پر خیال افروز مقالہ لکھا گیا ہے۔ مختصر یہ کہ یہ ایڈیشن قابل مطالعہ ہے۔

نام کتاب ---------- تراجم علمائے حدیث ہند

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تالیف ------------ ابو یحییٰ امام خاں نوشہروی مرحوم

کتابت و طباعت : گوارا ---- کاغذ سفید صفحات : ۴۴۴ ---- قیمت ، ۱۰ روپے

ناشر :- --------- حافظ عبد الرشید اظہر سلفی ، جامعہ سلفیہ لائل پور

مسلمانوں نے بحیثیتِ قوم "تاریخ و سیر" کو اپنا پسندیدہ موضوع بنایا اور اس میدان میں ایسی گراں بہا خدمات انجام دیں کہ غیر مسلم مستشرقین تک سے داد وصول کی ہے۔ ڈاکٹر سپرنگر کا قول ہے کہ مسلمانوں کے علمی سرمائے میں "اسماء الرجال" ایسا علم ہے جس کی مثال کوئی دوسری قوم پیش کرنے سے عاجز ہے۔

برصغیر میں صوفیائے کرام اور شعراء کے کئی تذکرے لکھے گئے مگر علماء کے حالات کی طرف چنداں توجہ نہ دی گئی اکبر کے زمانے میں ملا عبد القادر بدایونی نے اپنی تاریخ میں اور بعد ازاں شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے "اخبار الاخیار" میں علماء کے تراجم کے لیے چند اوراق مخصوص کیے ہیں۔ ایسے اہلِ علم کی ضرورت تھی جو علمائے کرام کے تراجم اور تذکرے لکھتے۔ مولانا غلام علی آزاد بلگرامی نے "مآثر الکرام" اور "سبحۃ المرجان" لکھ کر کسی حد تک اس غفلت کی تلافی کی۔ بعد میں مولانا عبد الحیٔ فرنگی محلی "طرب الاماثل"، نواب صدیق حسن خاں "ابجد العلوم"، اور "اتحاف النبلاء" لکھ کر ہندوستان کی علمی تاریخ منظرِ عام پر لائے۔ مولوی رحمان علی نے "تذکرہ علمائے ہند" مرتب کیا مگر تعصب سے کام لیتے ہوئے خانوادہ ولی اللہی کو صحیح مقام نہ دیا۔ دورِ جدید میں مولانا عبد الحیٔ لکھنوی نے بیس سال کی محنتِ شاقہ سے آٹھ ضخیم جلدوں میں "نزہۃ الخواطر" جیسا رفیع الشان تذکرہ لکھا۔

مندرجہ بالا تذکروں کے علاوہ مختلف علاقوں کے مشاہیر کے تذکرے بھی لکھے گئے جیسے "تذکرہ کاملانِ رام پور"، "وقائع عبد القادر خانی"، "تذکرہ مشاہیر مالواری"، "تذکرہ اہل دہلی" وغیرہ۔ ان تذکروں میں بھی ضمناً علمائے کرام کے حالات آ گئے ہیں۔

اس روایت کو ابو یحییٰ امام خاں نوشہروی نے مزید آگے بڑھایا اور علمائے حدیث کے حالات کو اپنا موضوعِ سخن قرار دیا۔ اس تذکرے میں انہوں نے غیر منقسم ہند میں حدیث و سنت کی عظیم الشان خدمات سرانجام دینے والوں کا ذکر کیا ہے۔ جذبۂ اتباعِ سنت میں تصوف و فقہ کے علاوہ حدیث و سنت کی ترویج کے لیے انتھک کوششیں کیں۔ زیرِ مطالعہ تذکرے میں دو سو علمائے کرام کا تعارف کرایا گیا ہے مرتب نے متقدمین کی کوششوں سے بھرپور استفادہ کیا ہے اور اپنے دور کے علماء کے حالات نہایت محنت سے جمع کیے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب کا مقدمہ سید سلیمان ندویؒ نے لکھا ہے۔ پہلی بار یہ کتاب ۱۹۳۸ء میں شائع ہوئی مگر جلد ہی نایاب ہو گئی۔ طویل عرصے کے بعد جمعیت طلبہ اہلِ حدیث نے یہ کتاب دوبارہ شائع کی ہے۔
مرتب کا اندازِ بیان دلچسپ ہے اور خصوصاً خانوادہ ولی اللہی کا ذکر جس والہانہ انداز سے کیا گیا ہے قابلِ مطالعہ ہے جا بجا اشعار سے عبارت میں رنگینی پیدا کی گئی ہے۔ کتاب قابلِ مطالعہ ہے

نام کتاب ---------- محمد رسول اللہؐ ---- غیر مسلموں کی نظر میں

جمع و ترتیب ---------- محمد حنیف یزدانی ---- صفحات ، ۲۱۲ ---- طباعت ---- گوارا

قیمت مجلد ---------- ۵ روپے ---- ناشر، مکتبہ نذیریہ الپتگین سٹریٹ مکان ۱۶/۳۲۱ اچھرہ لاہور

عربی کا مشہور مقولہ ہے ---- الفضل ما شهدت به الاعداء

محمد حنیف یزدانی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم سے متعلق غیر مسلم مستشرقین اور راہنماؤں کے خیالات جمع کیے ہیں۔ کتاب واضح طور پر تین حصوں میں منقسم ہے۔ نبی اکرمؐ، قرآن اور صحابہؓ (غیر مسلموں کی نظر میں) دو چار نو مسلموں کے قبولِ اسلام کی ایمان افروز کہانی بھی پیش کی گئی ہے۔

قرونِ وسطےٰ میں عیسائی پادریوں نے یورپ میں مسلمانوں کی ایسی تصویر پیش کی کہ؛

بوئے خوں آتی ہے اس قوم کے فسانوں سے

مگر گزشتہ صدی ڈیڑھ میں یہ طلسم ٹوٹ چکا ہے۔ کارلائل نے اس طلسم کو توڑنے کی پہلی کوشش کی اور پھر غیر مسلم مستشرقین کے لیے مخالفت کے باوجود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت سے انکار نا ممکن ہو گیا۔ کتاب میں درج آراء و خیالات پڑھنے سے بجا طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ لوگ نبی اکرمؐ کو محسنِ انسانیت اور عظیم راہنما قرار دیتے ہیں۔ تو اسلام ہی کیوں نہیں قبول کر لیتے۔ بات دراصل یہ ہے کہ ان لوگوں نے نبی اکرمؐ کو محض ایک عرب راہنما کی حیثیت سے مطالعہ کیا اور قرآن کریم کو شخصی افکار و خیالات سے تعبیر کیا۔ اس ذہنی پس منظر کے لوگوں سے یہ توقع عبث ہے کہ وہ حلقۂ اسلام میں داخل ہو جاتے۔ تاہم جن سعید روحوں نے قرآن کریم کو الہامی کتاب کے طور پر مطالعہ کیا وہ اسلام کی گود میں آگرے۔

ایک غیر مسلم کا یہ قول ان لوگوں کے لیے سرمۂ بصیرت ہے جو قرآن کو محض اخلاقی کتاب قرار دیتے ہیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مسلم کا خیال ہے؛

" قرآن مذہبی قواعد واحکام ہی کا مجموعہ نہیں بلکہ وہ ایک عظیم الشان ملکی اور تمدنی نظام پیش کرتا ہے"

مرتبِ کتاب کی سعی قابلِ قدر ہے تاہم مزید تلاش و جستجو سے غیر مسلموں کے لکھے ہوئے مضامین شامل ہو جا سکتے تھے۔ ہندوؤں میں گاندھی جی، سروجنی نائیڈو اور سادھو بی کے علاوہ سوامی لکشمن، لالہ مہرسین (سابق چیف جسٹس جموں وکشمیر) لالہ کرم چند ایڈووکیٹ اور ایسے ہی کئی دوسرے افراد کے مقالات جمع کیے جا سکتے تھے۔ اول الذکر سوامی لکشمن نے تو نبی اکرمؐ کی سوانح "عرب کا چاند" لکھی ہے۔

کتاب کی ترتیب میں چند واضح خامیاں موجود ہیں۔ مثال کے طور پر جس حصۂ کتاب میں نبی اکرمؐ کے بارے میں غیر مسلموں کی آراء وخیالات پیش کیے گئے ہیں۔ اسی میں امام غزالیؒ، مجدد الف ثانیؒ، امام ابن قیمؒ، شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اور شاہ اسماعیل شہیدؒ کی تحریریں پیش کر دی گئی ہیں جو واضح طور پر غیر مسلموں کے حلقے سے نہیں ہیں۔ اسی طرح بعض ابواب سرے سے موضوع سے غیر متعلق ہیں۔ امید ہے آئندہ ایڈیشن میں یہ خامیاں دور کر دی جائیں گی۔

نام کتاب ---------------- مقالات

ترتیب ---------------- رشید احمد

طباعت ---------------- عمدہ ٹائپ

صفحات ---------------- ۱۰۸

قیمت ---------------- ۱۰ روپے

ناشر ---------------- مکتبہ علیہ ۱۵ ایبک روڈ لاہور

امسال نزولِ قرآن کریم کی تقریب سعید پر عجائب گھر لاہور میں مصحف مکرم کے قلمی اور نادر نسخوں کی ۲۶ رمضان تا ۱۵ شوال نمائش رہی۔ اس نمائش کے موقع پر عجائب گھر کے ڈائریکٹر سید محمد تقی کاظمی صاحب نے ملک کے چیدہ چیدہ اہل قلم سے قرآن سے متعلق مقالات لکھنے کی فرمائش کی۔ چنانچہ قرآن کی تدوین، کتابت اور تفہیم جیسے موضوع پر سید حسین مرتضیٰ، سید مرتضیٰ حسین فاضل، ڈاکٹر محمد عبداللہ چغتائی، حافظ احمد یار، ڈاکٹر عابد احمد عابد اور چند دوسرے حضرات نے مقالات لکھے۔ کل دس مقالات اس مجموعے میں شامل ہیں۔ الحاج رشید احمد صاحب نے مقالات کی ترتیب میں حسنِ ذوق کا اچھا ثبوت دیا ہے۔ مقالات مختصر اور جامع ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرستِ مضامینِ محدث جلد (۲)

شمارہ (۱) شوال المکرم، ذیقعدہ ۱۳۹۱ھ مطابق دسمبر ۱۹۷۱ء، جنوری ۱۹۷۲ء

مضامین	تحریر	ترتیب و تکمیل	صفحہ جلد	کیفیت
محدث کا نیا سال (ماضی کا جائزہ اور مستقبل کا عزم صمیم)	اداریہ		۳	
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کثرتِ ازواج	اکرام اللہ ساجد		۷	
شوال المکرم	علامہ نواب صدیق حسن خانؒ		۱۹	
قاضی سلیمان منصور پوریؒ اور تبشیری سرگرمیاں	جناب اختر راہی ایم اے		۲۰	
ذی قعدہ	علامہ نواب صدیق حسن خانؒ		۲۵	
قومِ نوح قرآن کریم کے آئینہ میں	مولانا عزیز زبیدی		۲۶	قسط (۱)
سانحہ مشرقی پاکستان اور ہم	انعام اللہ ساجد		۳۷	
محدث معاصرین کی نظر میں	ادارہ		۴۵	

شمارہ (۲) ذوالحجہ ۱۳۹۱ھ مطابق فروری ۱۹۷۲ء

مضامین	تحریر	ترتیب و تکمیل	صفحہ جلد	کیفیت
حضرت شاہ نعمت اللہ صاحب سے منسوب پیشگوئیوں کی حقیقت	اداریہ		۵۱	
ارباب تعلیم اور اصحاب مدارس کے لیے لمحۂ فکریہ	ادارہ		۵۵	
ذی الحجہ	علامہ نواب صدیق حسن خانؒ		۵۶	
قربانی کے احکام و مسائل	حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنویؒ		۵۷	

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	تحریر	ترتیب و تکمیل	صفحہ جلد	کیفیت
قربانی اور منکرین حدیث	جماعت المسلمین کراچی		۷۱	
تعمیر انسانیت	جناب محمود احمد صاحب		۷۵	
ترحم نوح قرآن کریم کے آئینہ میں	مولانا عزیز زبیدی		۷۹	قسط (۲)
مدینہ منورہ (نظم)	عبد الرحمٰن عاجز مالیرکوٹلوی		۸۷	
چند عام کاروباری بیماریاں	ادارہ		۸۸	
محدث معاصرین کی نظر میں	ادارہ		۹۱	

شمارہ (۳) محرم الحرام ۱۳۹۲ھ مطابق مارچ ۱۹۷۲ء

مضامین	تحریر	ترتیب و تکمیل	صفحہ جلد	کیفیت
محرم الحرام	علامہ نواب صدیق حسن خانؒ		۹۹	
ماہ محرم کی شرعی اور تاریخی حیثیت	شیخ الحدیث مولانا محمد صاحب		۱۰۱	
حدیث "اطلبوا العلم ولو بالصین" کی تحقیق	جناب ریاض الحسن نوری ایم اے		۱۱۳	
حضرت خواجہ حافظ شیرازیؒ کا ناصحانہ کلام	جناب مولانا اطہر امرتسری		۱۱۶	
اے خدا بخش دے ہم گنہگار ہیں (نظم)	خواجہ عبد المنان راز		۱۲۸	
سماع (امام نابلسی کا نقطہ نظر	مولانا عزیز زبیدی		۱۳۰	
غم (نظم)	مولانا عبد الرحمٰن عاجز		۱۳۴	
محمد مار میڈیوک پکتھالؒ	جناب اختر راہی ایم اے		۱۳۵	
انتخاب	خواجہ عبد المنان راز		۱۴۱	
تعارف و تبصرہ کتب	خواجہ عبد المنان راز		۱۴۳	

شمارہ (۴) صفر المظفر ۱۳۹۲ھ مطابق اپریل ۱۹۷۲ء

مضامین	تحریر	ترتیب و تکمیل	صفحہ جلد	کیفیت
فکر و نظر	اداریہ		۱۴۷	

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	تحریر	ترتیب تکمیل	صفحہ جلد	کیفیت
درس قرآن	حافظ سیف اللہ صاحب	تلخیص اضافہ : ادارہ	۱۵۰	قسط (۱)
رحلۂ علم	مولانا ثناء اللہ بلتستانی	" " : "	۱۵۸	قسط (۱)
مسئلہ سماع	مولانا عزیز زبیدی		۱۶۳	قسط (۱)
عالم اسلام کی دگرگوں حالت اور اسکا علاج	ادارہ		۱۷۳	
محسنِ انسانیت	جناب مولا بخش محمدی	ترتیب و اضافہ "	۱۷۹	
انتخاب	خواجہ عبدالمنان راز		۱۸۵	
مومن کبھی مایوس ہو سکتا نہیں ہوتا (نظم)	خواجہ عبدالمنان راز		۱۸۸	
تعارف و تبصرہ کتب	خواجہ عبدالمنان راز		۱۸۹	
درس عبرت	جناب محمد عظیم الدین (جدہ)		۱۹۲	

شمارہ (۵) ربیع الاول و الآخر ۱۳۹۲ھ مطابق مئی ۱۹۷۲ء

مضامین	تحریر	ترتیب تکمیل	صفحہ جلد	کیفیت
ملک کے سیاسی مصائب	اداریہ		۱۹۵	
مسئلہ سماع	مولانا عزیز زبیدی		۱۹۸	قسط (۲)
رحلۂ علم	مولانا ثناء اللہ بلتستانی	ترتیب و اضافہ : ادارہ		قسط (۲)
جہادِ اسلامی میں قلت و کثرت کا فلسفہ	مولانا عبدالغفار اثر ایم اے	مولانا عبدالسلام کیلانی	۲۱۵	
اے خدا ہم تھے کیا آج کیا ہو گئے (نظم)	خواجہ عبدالمنان راز		۲۲۵	
امام ابن الصلاح اور انکی کتاب علوم الحدیث	جناب محمد خالد سیف اثری		۲۲۷	قسط (۱)
انتخاب	خواجہ عبدالمنان راز		۲۳۴	
تعارف و تبصرہ کتب	خواجہ عبدالمنان راز		۲۳۷	

شمارہ (۶) جمادی الاولیٰ ۱۳۹۲ھ مطابق جون ۱۹۷۲ء

مضامین	تحریر	ترتیب تکمیل	صفحہ جلد	کیفیت
کھو نے دے کے بہلایا گیا ہوں	اداریہ		۲۴۳	

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	تحریر	ترتیب تحمیل	صفحہ جلد	کیفیت
...... جائزے	شذرات		۲۴۶	
روشن دَور کی تاریکیاں (مادی سائنس اور فلسفے کے شاخسانے)	ریاض الحسن نوری ایم اے		۲۴۹	قسط (۱)
معرکۂ حق وباطل (نظم)	ڈاکٹر محمد انور		۲۵۴	ناظم، جناب سلیم تابانی
مسئلہ سماع	مولانا عزیز زبیدی		۲۵۵	قسط (۳)
رحلۂ علم	مولانا ثناء اللہ بلتستانی	ترتیب واضافہ: ادارہ	۲۶۲	قسط (۳)
دینی مدارس کے نصاب اور طرز تعلیم پر ایک نظر	حافظ عبدالرشید اظہر (سلفی)	" " ادارہ	۲۷۴	قسط (۱)
اطاعتِ حق (نظم)	مولانا عبدالرحمن عاجز		۲۸۱	
امام ابن الصلاح اور انکی کتاب علوم الحدیث	مولانا محمد خالد سیف		۲۸۲	قسط (۲)
ایک اہم فریضہ اور ہماری غفلت	جناب محمد عظیم الدین (جدّہ)		۲۸۸	

شمارہ (۷) جمادی الآخرہ ۱۳۹۲ھ مطابق جولائی ۱۹۷۲ء

مضامین	تحریر	ترتیب تحمیل	صفحہ جلد	کیفیت
نام کردار کرنے دو۔ (نااہل خود بخود مرجائیں گے)	اداریہ		۲۹۱	
...... جائزے	شذرات		۲۹۲	
مسئلہ سماع	مولانا عزیز زبیدی		۲۹۶	قسط (۴) آخری
مقام صحابہؓ (نظم)	خواجہ عبدالمنان راز		۳۰۹	
دینی مدارس کے نصاب طرز تعلیم پر ایک نظر	حافظ عبدالرشید اظہر (سلفی)		۳۱۰	قسط (۲)
بڑھ جاتے ہیں اشغال تو راحت نہیں رہتی (نظم)	عبدالرحمن عاجز		۳۲۰	
روشن دَور کی تاریکیاں (مادی سائنس اور فلسفے کے شاخسانے)	جناب ریاض الحسن نوری ایم اے		۳۲۱	قسط (۲) آخری
رحلۂ علم	مولانا ثناء اللہ بلتستانی	ترتیب واضافہ: ادارہ	۳۳۱	قسط (۴) آخری

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شمارہ (۸) رجب المرجب ۱۳۹۲ھ مطابق اگست ۱۹۷۲ء

مضامین	تحریر	ترتیب وتکمیل	صفحہ جلد	کیفیت
...یارِ غیر میں ملکی سالمیت اور ملی عافیت ...کی تلاش	اداریہ		۳۳۹	
.... جائزے	شذرات		۳۴۴	
...اسلامی معاشرے میں مساجد کی اہمیت	اکرام اللہ ساجد کیلانی		۳۴۹	
...دینی مدارس کی اصلاح (بسلسلہ دینی ...مدارس کے نصاب اور طرزِ تعلیم پر ایک نظر)	حافظ عبدالرشید اظہر (سلفی)		۳۶۱	قسط (۳)
...رزاں بشر کا خون ہے گراں ہے اناج آج (نظم)	عبدالرحمن عاجز (مالیرکوٹلوی)		۳۶۵	
...ڈاکٹر عبدالوہاب عزام بے	سفیر اختر راہی ایم اے		۳۶۶	
...تعارف و تبصرہ کتب	خواجہ عبدالمنان راز		۳۷۱	
...کشف الستر عما ورد فی السفر الی القبر	الشیخ حماد بن محمد الانصاری		۳۷۷	عربی

شمارہ (۹، ۱۰) شعبان المعظم، رمضان المبارک ۱۳۹۲ھ مطابق ستمبر، اکتوبر ۱۹۷۲ء

مضامین	تحریر	ترتیب وتکمیل	صفحہ جلد	کیفیت
...غارتگرہ عراق اور فراعنہ مصر سپر طاقتیں ...ٹھیں لیکن	اداریہ		۳۸۷	
.... جائزے	شذرات		۳۹۱	
...روزہ، اس کی اہمیت اور فضیلت	چوہدری عبدالحفیظ ایم اے		۳۹۹	
...دنیا (نظم)	مولانا عبدالرحمن عاجز		۴۱۴	
...سیاستدان، ابن تیمیہ کی نگاہ میں	ادارہ		۴۱۵	
...شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفیؒ (نظم)	خواجہ عبدالمنان راز گوجرانوالہ		۴۱۸	

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین	تحریر	ترتیب و تکمیل	صفحہ مجلد	کیفیت
تجزیہ انکار ۱۔ امام شوکانی اور مسئلہ غنا۔ ایک عجیب ... سازی ۲۔ کیا پردہ اور غضِ بصر ... ناکارانہ چیزیں ہیں؟	مولانا عزیز زبیدی		۴۱۹	
... جناب شیخ حسن العصیبی کا خط	ادارہ		۴۲۵	
...ارف و تبصرہ کتب	خواجہ عبدالمنان راز		۴۲۸	
شمارہ (۱۱) شوال المکرم ۱۳۹۲ھ مطابق نومبر ۱۹۷۲ء				
عورتوں کے لیے سیاسی مناصب اور ملازمتیں)	اداریہ		۴۳۵	
مدینہ اقدس کی نیت سے حرمین کا سفر کیسا ہے؟ (قبر کی زیارت اور سفر کے بارے میں وارد احادیث کا جائزہ)	شیخ حماد بن محمد انصاری شنقیطی پروفیسر مدینہ یونیورسٹی	ترجمہ پروفیسر حافظ ثناء اللہ خاں ایم اے	۴۴۳	
بڑھے چلو (نظم)	عبدالرحمٰن عاجز		۴۵۴	
موجودہ نظام تعلیم اور دینی تعلیم کی بڑھتی ہوئی اہمیت۔ ایک موازنہ ایک جائزہ	ثریا بتول ایم اے		۴۵۵	
فیشن پرستی	جماعت المسلمین کراچی		۴۶۴	
اسلام کا آئین ہے تسخیر دو عالم (نظم)	جناب علم الدین علیم		۴۶۷	
تجزیہ افکار (کیا آپ منصب تشریع بھی رکھتے ہیں؟ شاہ ولی اللہ کے علوم ..... وغیرہ	مولانا عزیز زبیدی		۴۶۸	
تعارف و تبصرہ کتب	ادارہ		۴۷۳	

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شمارہ (۱۲) ذوالقعدۃ والحجۃ ۱۳۹۲ھ ——— (دسمبر ۱۹۷۲ء)

مضامین	تحریر	ترتیب وتکمیل	صفحہ جلد	کیفیت
فکر ونظر...........	اداریہ		۴۸۳	
(نظم)			۴۹۰	
ربانی کی مشروعیت اور منکرین سنت۔	حافظ محمد ابراہیم کمیرپوری		۴۹۱	
یداکش بتکدہ میں فطرت بت شکن	مولانا عزیز زبیدی		۵۰۵	
حضرت مولانا حافظ عبدالرحیم کلاچوی	قاری فیوض الرحمٰن ایم اے		۵۱۳	
عارف وتبصرہ کتب	جناب ابوشاہد		۵۱۸	

محدّث کا فکرانگیز، علمی اور تحقیقی

"اِسلامی معیشت نمبر"

جس میں؛

- انسانی زندگی میں معاشی کی حیثیت
- اسلامی معیشت کے متنوع موضوعات
- عصرِ حاضر کے معاشی نظریات کا علمی جائزہ
- مادی معاشی نظاموں کے تہذیبی اثرات
- مسلم مفکرین کے معاشی افکار
- انبیائے کرام اور سلف صالحین کی معاشی زندگیاں

انتظار فرمایئے

جیسے اہم موضوعات پر عالم اسلام کے معروف اہل قلم حضرات کی نگارشات شامل ہوں گی نیز اسلام کے ...اور اہلِ نظر علماء کے معلومات افزا اور فکرانگیز "انٹرویوز" زینتِ اشاعت ہوں گے۔ (ان شاء اللہ)

ادارہ محدّث گارڈن ٹاؤن (۸۰۵۵۰) لاہور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Regd. No. L. 7895 | Telephone : 80550

Monthly **MUHADDIS** Lahore-16

Islamic Research Council

Vol : 2 | DECEMBER, 1972 | No. 12

ہر قسم کے سٹیم پائپ، پائپ فٹنگز اور سٹیم والو وغیرہ

نہایت معیاری اور ارزاں خریدنے کیلئے

میسرز۔ حافظ عبدالوحید اینڈ برادرز

برانڈرتھ روڈ (رام گلی نمبر۲) لاہور

سے رابطہ قائم کریں

ٹیلیفون مل ۸۲۲۹۸

ٹیلیفون دفتر ۵۴۳۴۳

سٹاکسٹ اور جنرل آرڈر سپلائرز

جی آئی ایم ایس (سیم لیس پائپ) پائپ فٹنگز اور ولایتی ودیسی والوز وغیرہ

ماہنامہ **محدث** لاہور

صدر دفتر: مدرسہ رحمانیہ (رجسٹرڈ) گارڈن ٹاؤن - لاہور ۱۶

ذیلی دفتر: حافظ عبدالوحید اینڈ برادرز رام گلی نمبر ۲ - لاہور

معاونیہ :-

زر سالانہ : ۱۰ روپے

فی پرچہ : ۹۰ پیسے

بیرونِ ملک

شرقِ اوسط : ۱۔ پونڈ، ۵ شلنگ

مغربی ممالک : ۱۔ پونڈ، ۱۰ شلنگ

مطبوعہ : مکتبہ جدید پریس لاہور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ